REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۳ شمارہ ۴۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۷ جمادی الاول ۱۴۱۵ ہجری ۱۳ اخاء ۱۳۷۳ ہش ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۴ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال غیر ممالک کے دورہ پر ہیں۔ حضور انور کے دورہ کی کامیابی، صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے احباب کرام دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کا حامی و ناصر ہو۔ اور ہر آن تائید و نصرت فرمائے۔

(آمین)

عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

"ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ کیونکہ علاوہ لنگرخانہ کے اخراجات کے دینی کارروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں..... اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔ اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کیلئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں.....

تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو۔ خدا تمہاری مدد کرے۔" (کشتی نوح صفحہ ۸۳ - ۸۵)

اَوروں کی ہے انتظار کیا

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار
دیکھو خدا نے تم کو بتائی دعا یہی
اس کے حبیب نے بھی پڑھائی دعا یہی
پڑھتے ہو پنج وقت اسی کو نماز میں
جاتے ہو اس کی رہ سے در بے نیاز میں
اس کی قسم کہ جس نے یہ سورۃ اتاری ہے
اس پاک دل پہ جس کی وہ صورت پیاری ہے
یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدق دعویٰ پہ مہر الٰہ ہے
میرے مسیح ہونے پہ یہ اک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہد رب جلیل ہے
پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

(منقول از سرورق اعجاز المسیح)

پاکستان میں مسلم احمدیہ مسجد کی شہادت پر مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی دردناک فلم!

تمام دنیا نے مسجد کو شہید کرتے ہوئے "محافظین ختم نبوت" کے مکروہ چہروں کو دیکھا اور لعنتیں برسائیں

لندن ۷ اکتوبر (ایم۔ ٹی۔ اے)۔ آج مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر اس شہید مسجد کی فلم دکھائی گئی جو گزشتہ ۱۵ ستمبر کو مملکت اسلامیہ پاکستان اور وہاں کی عدلیہ کی شہ پر محافظین ختم نبوت نے شہید کر دی تھی۔ فلم میں دکھایا گیا کہ ۱۶ اکتوبر بروز جمعہ مسجد کے ملبے کے ڈھیر پر ہی راولپنڈی کے احمدی احباب نماز جمعہ ادا کر رہے ہیں۔ یہ مسجد جس کے مخالف سمت میں ایک گرجا ہے اور قریب ہی میں دو اور مساجد ہیں۔ ان مساجد میں جو نماز جمعہ ادا کی گئی اس میں احمدیہ مسجد کے توڑے جانے پر علماء نے خوشیاں منائیں اور اس عظیم کارنامے کا اظہار اپنے خطبات جمعہ میں کیا۔ لیکن اس کے مقابل پر ٹوٹی ہوئی مسجد کے ڈھیر پر جو احمدی مسلمان نماز جمعہ ادا کر رہے تھے ان میں سے اکثر کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ بحالت سجدہ اُن کی چیخ و پکار سنی گئی جو یقیناً عرش الٰہی تک پہنچی ہوگی۔ اور ظالموں سے اس کا انتقام لے گی۔

نماز جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ میں راولپنڈی جماعت احمدیہ کے صدر مجیب الرحمٰن صاحب نے بالخصوص احمدی نوجوانوں کو صبر کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ احمدی کبھی بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے ... نے ہمیں اذان دینے سے روکا ہم بغیر اذان کے ہی نماز ادا کر لیتے ہیں۔ اسی طرح جو سب ناجائز پابندیاں ہم پر لگائی گئی ہیں ہم حتی المقدور ان پر پورا اترنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ملبے کے ڈھیر پر بیٹھے ہوئے ہشاش بشاش لیکن باوقار چہرے متقین کے لئے عزم و ہمت کے جتنیاروں سے ہمیں اپنے صدر جماعت کا خطبہ سن رہے تھے۔ اسی تمام انہوں نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا تو جو خوشی ... بہت افسردگی ان میں سے بعض کے چہروں پر تھی) وہ بھی ... فلم میں دکھایا گیا ہے کہ تمام مسجد اور اس کے تختے مسمار کر دیئے گئے ہیں۔ فلم میں یہ بھی دکھایا گیا کہ کس طرح مکروہ چہرے

(باقی صلا پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۳ اخاء ۱۳۷۲ ہش

طاعون کی واپسی

(۲)

سُورت میں پھوٹنے والی طاعون کی پُورے مُلک میں اس قدر دہشت ہے کہ یُوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک بار پُورا ملک ہِل کر رہ گیا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ نہ صرف اس بدقسمت شہر سے بھاگنے والے بہت سے اشخاص ہندوستان کے مختلف شہروں میں پہنچ گئے ہیں بلکہ اُن کے طبّی معائنہ سے اُن میں طاعونی جراثیم بھی پائے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ اِس سلسلہ میں اب تک دارالحکومت دہلی میں بھی پانچ موتیں ہو چکی ہیں۔ دہلی میں سکول اور سینما ہال بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور بعض دیگر صُوبوں نے جن میں پنجاب بھی شامل ہے ۶ اکتوبر تک تعلیمی ادارے بند کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ خبروں سے یہ بھی معلوم ہُوا ہے کہ لاہور پاکستان میں بھی ایک بچّہ کے طبّی معائنہ سے اس میں طاعونی جراثیم پائے گئے ہیں۔

ہمارے پڑوسی ممالک اِسی طرح بعض دیگر ممالک نے بھی اس کے ردِّ عمل کے طور پر ہوائی سروسز معطل کر دی ہیں اور اپنے شہریوں کو ہندوستان نہ جانے کا مشورہ دیا ہے۔ اس سے جہاں خوف کے ماحول میں اضافہ ہُوا ہے وہیں اقتصادی اعتبار سے ہمارے ملک کو شدید نقصان بھی پہنچا ہے۔

ویسے یہ بات قابلِ مُسرت ہے کہ اس زہریلی اور خوفناک وباء کو پھیلنے سے روکنے کے لئے سنجیدگی سے قدم اُٹھائے گئے ہیں۔ اور دیہ اور صفائی کے تعلق سے مخلصانہ کارروائیاں کی گئی ہیں۔ اب چاہے اس قدر خوفناک وباء نہ بھی پھیلے کم از کم اس بہانے کئی سال کی گندگی کا کچھ حصہ صاف تو ہُوا۔

دراصل مختلف قسم کی قدرتی و غیر قدرتی آفات انسان کو جھنجھوڑنے کے لئے ہی آتی ہیں۔ جہاں ان میں ظاہری صفائی کا پیغام مضمر ہوتا ہے وہاں ذہنی، اخلاقی اور روحانی صفائی کی طرف بھی اشارے ہوتے ہیں۔ ان عذابوں کے نزول کی متعدد وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ قُدرت عدمِ توازن کا انتقام لیتی ہے۔ لیکن اس دُنیا پر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ عذابوں کا سلسلہ بکثرت اور پے در پے شروع ہو جاتا ہے۔ ابھی ایک مُصیبت ختم نہیں ہوتی کہ دوسری سامنے مُنہ کھولے کھڑی ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ نے اپنی زمین پر اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کسی فرستادے کو بھیجا ہے اور بعض لوگ شوخیوں اور شرارتوں کے ساتھ اس کی تکذیب کر رہے ہیں۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل: ۱۶) کہ جب تک ہم رسول نہ بھیج دیں پے در پے عذاب نازل نہیں کرتے۔

چنانچہ اِس دَور میں بھی اللہ نے اپنے ایک فرستادے کو امام مہدی، مسیح موعود اور موعودِ اقوامِ عالم بنا کر مخلوق کی بھلائی کے لئے بھیجا ہے۔ اس کی آمد کے متعلق جہاں مختلف مذہبی کُتب میں پیشگوئیاں موجود ہیں وہاں اُس کے منکرین و مخالفین پر ان کی شوخیوں کے باعث طرح طرح کے عذابوں کے آنے کا تذکرہ بھی مِلتا ہے۔ اسی عذاب میں سے ایک طاعون کا عذاب بھی ہے جس کے بارہ میں قرآنِ مجید میں مذکور ہے۔ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ (النمل: ۸۳) یعنی جب ان پر آسمانی نشانوں اور عقلی دلائل کے ساتھ حُجّت پُوری ہو جائے گی تب "دابۃ الارض" زمین میں سے نکالا جائے گا جو لوگوں کو کاٹے گا اور زخمی کرے گا۔ اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔

اسی طرح "صحیح مُسلم" اور شیعہ کتاب "اکمال الدین" میں بھی بتصریح لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی۔ کتاب "اکمال الدین" میں مذکور ہے:-

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: قُدَّامَ الْقَائِمِ مَوْتَتَانِ مَوْتٌ اَحْمَرُ وَمَوْتٌ اَبْيَضُ حَتّٰى يَذْهَبَ مِنْ كُلِّ سَبْعَةٍ خَمْسَةٌ فَالْمَوْتُ الْاَحْمَرُ السَّيْفُ وَالْمَوْتُ الْاَبْيَضُ الطَّاعُوْنُ۔

(اکمال الدّین مطبوعہ المطبعۃ الحیدریۃ النجف صفحہ ۶۱۵)

یعنی مہدی علیہ السلام کے زمانے میں دو موتیں ظاہر ہوں گی۔ سُرخ موت اور سفید موت یہاں تک کہ ہر سات آدمی میں سے پانچ مر جائیں گے۔ سُرخ موت سے مُراد تلوار (یعنی جنگیں) اور سفید موت سے مُراد طاعون۔

علاوہ اس کے مختلف مذاہب کی کُتب میں بھی بیماریاں اور قحط پڑنے اور پرجا کے بہت مرنے کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ مہاتما سُورداس جی (۱۴۷۸ – ۱۵۸۵ء) اپنے بھجنوں میں حضرت کرشن جی کی بعثتِ ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

چندر سُوریہ کو راہو گرسے مرتیو بہت پڑے
کلکی بھگوان تبھے پرگٹ ہوں داس سدھار کرے

(سُور ساگر بحوالہ چیتاونی صفحہ ۱۰۲، ۱۰۳ اُردو مؤلفہ پنڈت راج نارائن شاستری کوڑ گاؤں پنجاب۔ مطبوعہ ۱۹۴۳ء)

یعنی کرشن جی کی بعثتِ ثانیہ کے وقت منجملہ اور بہت سے نشانوں کے ایک یہ نشان بھی ہوگا کہ چاند اور سُورج کو راہو پکڑ کر کھائے گا (یعنی کامل گرہن میں چاند اور سُورج اکٹھے ہوں گے) اس دَور میں موتا موتی بہت ہو گی اُس وقت کلجگ کے اوتار کرشن جی مبعوث ہو کر لوگوں کی اِصلاح کر رہے ہوں گے۔

ان پیشگوئیوں کے مطابق پہلے تو ۱۸۹۴ء کے رمضان میں سُورج چاند گرہن کا نشان ظاہر ہُوا اور پھر جب لوگوں نے اس نشان سے فائدہ نہ اُٹھایا تو ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات پر سیاہ رنگ کے پَودے لگا رہے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیسے پَودے ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب مُلک میں پھیلنے والی ہے۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۵۵)

مخالفین نے اُس وقت آپ کی اس خواب پر خُوب استہزاء کیا۔ لیکن اُن کے استہزاء اور شوخیوں کو حوالہ بخدا کرتے ہوئے آپ نے برادرانِ وطن کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"سو اَے عزیزو! اس غرض سے پھر یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ سنبھل جاؤ اور خُدا سے ڈرو اور ایک پاک تبدیلی دِکھلاؤ تا خُدا تم پر رحم کرے۔ اور وہ بَلا جو بہت نزدیک آ گئی ہے خدا اس کو نابود کر دے۔ اَے غافلو یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے۔ یہ وہ بَلا ہے جو آسمان سے آتی اور صرف آسمان کے خدا کے حکم سے دُور ہوتی ہے۔" (اشتہار ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء)

پھر فرمایا:-

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ایک شہر جس میں مثلاً دس لاکھ کی آبادی ہو ایک بھی کامل راستباز ہوگا تب بھی یہ بَلا اس شہر سے دفع کی جائے گی۔۔۔۔۔ جس میں گناہ کا زہریلا مادہ ہے وہ بہرحال خطرناک حالت میں ہے۔ پاک صحبت میں رہو کہ پاک صحبت اور پاکوں کی دُعا اِس زہر کا علاج ہے۔ دُنیا ارضی اسباب کی طرف متوجّہ ہے مگر جڑ اس مرض کی گناہ کا زہر ہے۔ اور تریاقی وجود کی ہمسائیگی فائدہ بخش ہے۔" (ایضاً)

اس نصیحت پر ایک مخالف اخبار "پیسہ لاہور" نے لکھا:-

"مرزا اسی طرح لوگوں کو ڈرایا کرتا ہے۔ دیکھ لینا خود اُسی کو طاعون [illegible] گی۔"

(بحوالہ حیاتِ طیّبہ مؤلفہ مولوی عبدالقادر صاحب بی سوداگرمل)

اس کے ٹھیک تین سال بعد مارچ ۱۹۰۱ء سے ملک میں شدّت کے ساتھ طاعون پھیلنی شروع ہو گئی۔ چنانچہ "اہلحدیث" اخبار کے حوالہ سے طاعون سے ہونے والی اموات کا گوشوارہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE :- 04524 – 64[illegible].
پروپرائیٹرز:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱- اینسلو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ارشادِ نبویؐ
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
— (منجانب) —
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ اسلامی تعلیم

طاعون کا روحانی علاج

جب ۱۹۰۲ء میں طاعون کا زور ہونے لگا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کی نصیحت اور لوگوں کو تباہی سے بچانے کے لئے ایک کتاب لکھ کر شائع فرمائی جس کا نام آپ نے "کشتی نوح" رکھا۔ گویا اس تباہی کے طوفان میں یہ ایک نوح کی کشتی تھی جس میں بیٹھ کر لوگ اس ہلاکت سے بچ سکتے تھے۔ اس کتاب میں آپ نے اپنی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا اور بتایا کہ آپ اپنی جماعت سے کن عقائد اور کن اعمال کی توقع رکھتے ہیں۔ ہم اس تعلیم کا ضروری اقتباس اس جگہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ آپ نے لکھا:۔

"اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے..... یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ کہ دشمن کے ہاتھوں سے..... یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے مطابق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہکر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دُعا کے وقت خدا کو ہر بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر مرد جو بیوی سے یا بیوی جو خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی فاسق شرابی خونی چور قمار باز خائن مرتشی غاصب ظالم دروغگو جعلساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

یہ سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو پاک دلوں کو ملتی ہے...... کیا ہی قادر و قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا؟ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا! سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ سو جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانونِ قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں۔ کیونکہ وہ مردود ہیں۔ ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے وہ مردے ہیں نہ زندے۔ وہ خدا کے سامنے اپنے تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائیگا جیسا کہ ان کی حالت ہے...... کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔

...... میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجاوے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسے گا مگر کاش اگر وہ مرجاتا تو اس ہنسی سے

اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کرلی ہے آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے ......

عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا ...... میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا۔ موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں ....

مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

میں خدا کی طرف سے ایک نشان کا پتہ بتاتا ہوں

فارسی منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نشاں اگرچہ نہ در اختیار کس بوداست ۱ مگر نشاں بدہم از نشان زداد ارم

کہ آں سعید ز طاعون نجات خواہد یافت ۲ کہ جست و جُست پناہے بچار دیوارم

مرا قسم بخداوند خویش و عظمت او ۳ کہ ہست ایں ہمہ از وحی پاک گفتارم

چہ حاجت است بہ بحث دگر ہمیں کافیست ۴ برائے آنکہ سیہ شد دلش ز انکارم

اگر دروغ برآید ہر آنچہ وعدۂ من ۵ رواست گر ہمہ خیزند بہر پیکارم

ترجمہ ۱۔ اگرچہ نشان کسی کے اختیار میں نہیں ہوتے مگر میں خدا کی طرف سے ایک نشان کا پتہ بتاتا ہوں

۲۔ وہی خوش قسمت شخص طاعون سے نجات پائیگا جو چھلانگ مارے گا اور میری چار دیواری کے اندر پناہ لے گا۔

۳۔ مجھے اپنے مالک کی اور اس کی بزرگی کی قسم ہے کہ یہ تمام سب باتیں خدا کی پاک وحی سے ہیں۔

۴۔ کسی اور بحث کی کیا ضرورت بس یہی کافی ہے ایسے شخص کے لئے جس کا دل میرے انکار کی وجہ سے تاریک ہو چکا ہے۔

۵۔ جو وعدہ میں کیا ہے اگر وہ جھوٹا ثابت ہو جائے تو بیشک جائز ہے کہ سب مجھ سے لڑنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ (کشتی نوح صفحہ ۶)

۱۰۳ واں جلسہ سالانہ مبارک ہو!

مردوں کے لئے لاجواب نسخہ
روح جام عشق
جو مستی لانے اور کمزوری دور کرنے میں لاجواب ہے۔ نیز طبیہ ۱۰۰٪ خالص شہد بھی دستیاب ہے

تو جڑی
اسی طرح پیٹ درد۔ گیس۔ پیٹ پھولنے اور قبض کے مریضوں کے لئے
شکتی لال گولی
ایک بار خدمت کا موقع ضرور دیں!

پتہ: جیسا نڑا فارمیسی ہرچووال روڈ۔ قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶ پنجاب (بھارت)

(کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

انتقال پُر ملال

خاکسار کی والدہ سیدہ صادقہ خاتون صاحبہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۴ء کو ۸ دن کی علالت کے بعد بعمر ۸۵ سال ہم کو داغ مفارقت دے گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ یکم جولائی کو محترمہ کا جسد خاکی آبائی وطن سونگڑہ میں بعد نماز ظہر سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گذار تھیں خدا کا خوف بہت تھا اور غرباء کا بہت خیال رکھتی تھیں مرحومہ کے پردادا حضرت سید حسن علی مرحوم سونگڑہ کے بڑے ولی اللہ تھے اور مرنے سے پہلے امام مہدی کے پیدا ہونے کی خبر دے گئے تھے۔

(سید وثیق الدین احمد سیکرٹری مال بھونیشور)

٭ میرے بڑے بھائی محمد نور الدین صاحب بتاریخ ۲۳ راگست ۱۹۹۴ء وفات پا گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی اچھے فدائی کے مالک۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ کوئی تقریب یا اجتماع ہو چاہے وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہوں سواری والوں سے پہلے پہونچ جاتے بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ دوسروں کی خدمت میں بشاشت محسوس کرتے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ (محمد صادق جنرل)

٭ مخلص نوجوان مکرم شجر الاسلام صاحب کی بہنی بچی اچانک کھیلتے کھیلتے تالاب میں ڈوبنے سے چند دن پہلے وفات پا گئی ہے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ والدین اور اقربا کو اس صدمہ کا شدید احساس ہے احباب کرام سے نعم البدل اور صبر جمیل عطاء ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبد المومن راشد مبلغ بھوٹان)

محترمہ محمودہ اختر صاحبہ کی وفات

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان

محترم میر رفیع احمد صاحب گجراتی درویش ابن محترم ڈاکٹر برکت اللہ صاحب ایسے درویشوں میں سے تھے جو اپنی نیکی۔ جماعتی احکام کی اطاعت۔ محنت۔ اخوت ہمدردی اور شگفتہ مزاجی کی وجہ سے ممتاز تھے۔

آپ حلقہ مسجد اقصیٰ یعنی بیرون قادیان کے درویشوں میں سے تھے۔ والی بال اور کبڈی کے اچھے کھلاڑیوں میں سے تھے۔

ان کی شادی حضرت حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری درویش قادیان کی صاحبزادی محترمہ محمودہ اختر صاحبہ سے ۲۸ ستمبر ۱۹۵۰ء کو ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد میاں بیوی اجازت سے پاکستان چلے گئے اور پھر انگلستان جا کر بریڈ فورڈ میں آباد ہو گئے اور آپ وہاں کئی سال تک جماعت احمدیہ کے صدر رہے۔ وہاں بھی آپ اپنے نیک اوصاف کی وجہ سے جماعت میں محبت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔

قادیان سے جانے کے بعد محترم میر صاحب پہلی بار ۱۹۷۸ء میں قادیان آئے۔ قادیان کی محبت کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ درویشان نے غیر معمولی حالات میں قادیان میں قیام کیا اور وہ ان کے بھائی تھے وہ ایک ایک کے گھر میں پہنچے اور ان کی مزاج پرسی کر کے مسرور ہوئے۔ اس وقت وہ اس امر پر نہایت افسوس کرتے تھے کہ وہ اتنے سال تک قادیان کیوں نہیں آئے اور انہوں نے شکر کرتے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ آئندہ ہر سال قادیان آیا کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک انکا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا۔ اور انہوں نے جلد بعد ۲ فروری ۱۹۷۹ء کو بریڈ فورڈ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ محترمہ محمودہ اختر صاحبہ نے ۳۰ جولائی ۹۴ء کو بریڈ فورڈ میں بعمر چھپن سال وفات پائی۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے انکا جنازہ پڑھایا۔ اور وہ لندن کے قطعۂ موصیان میں امانتاً دفن کی گئیں انکی قبر حضور انور کے حرم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ رحمہا اللہ کے مزار کے ملحق ہے۔

مرحومہ نیک سیرۃ کی مالک تھیں۔ وہ انگلستان سے تین بار قادیان آئیں۔ ایک دفعہ وہ اپنے بھائی محترم مظفر اقبال صاحب انچارج مرکزی لائبریری کی شادی کے موقعہ پر آئیں اور چھ ماہ تک قادیان میں ٹھہریں اور والدین کی خدمت کی سعادت پائی اور فروری ۱۹۸۴ء میں والدہ ماجدہ کی وفات پر آئیں اور ایک ماہ قیام کر کے والد ماجد کی خدمت کی جو منشاء الٰہی سے ۴ مئی ۱۹۸۴ء میں فوت ہوئے۔ محترم میر صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کی ساری اولاد سب انگلستان میں مقیم ہیں۔ مرحومہ کی بہن محترمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ ربوہ میں مقیم ہیں وہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد سابق درویش کی اہلیہ ہیں جو دینا نرڈ انسپکٹر بیت المال ہیں۔

احباب سے تمام مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے اور اقارب کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کیلئے آسمان نے کسوف و خسوف سے اور زمین نے طاعون سے گواہی دی

"سنہ ۱۹۰۱ء میں جب پنجاب میں طاعون پھوٹی تو سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ و السلام نے "دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء" کے نام سے ایک مختصر رسالہ شائع فرمایا۔ ذیل میں ہم اس مکمل رسالہ کی فوٹو کاپی شائع کر رہے ہیں۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

طاعون

چو آمد از خدا طاعون ہمیں از چشم اکرامش ۔۔ تو خود ملعونی اے فاسق چہ ملعونی نامش
زمان توبہ و وقت صلاح و ترک خبث است ایں ۔۔ کسے کو بر بدی چسپد نہ بینم نیک انجامش

اس ہولناک مرض کے بارے میں جو ملک میں پھیلتی جاتی ہے لوگوں کی مختلف رائیں ہیں۔ ڈاکٹر لوگ جنکے خیالات فقط جسمانی تدابیر تک محدود ہیں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ زمین میں محض قدرتی اسباب سے ایسے کیڑے پیدا ہوگئے ہیں کہ اول چوہوں پر اپنا بد اثر پہنچاتے ہیں*۔ اور پھر انسانوں میں سلسلہ موت کا جاری ہو جاتا ہے۔ اور مذہبی خیالات سے اس بیماری کو کچھ تعلق نہیں بلکہ چاہیئے کہ اپنے گھروں اور نالیوں کو ہر ایک قسم کی گندگی اور عفونت سے بچاویں اور صاف رکھیں اور فنائل وغیرہ کے ساتھ پاک کرتے رہیں اور مکانوں کو آگ سے گرم رکھیں اور ایسا بناویں جن میں ہوا بھی پہنچ سکے اور روشنی بھی۔ اور کسی مکان میں اس قدر لوگ نہ رہیں کہ اُن کے مُنہ کی بھاپ اور پاخانہ پیشاب وغیرہ سے کیڑے بکثرت پیدا ہو جائیں۔ اور رُدّی غذائیں نہ کھائیں۔ اور سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ ٹیکا کرالیں۔ اور اگر مکانوں میں چوہے مُردہ پاویں تو اُن مکانوں کو چھوڑ دیں۔ اور بہتر ہے کہ باہر کھلے میدانوں میں رہیں اور میلے کچیلے کپڑوں سے پرہیز کریں۔ اور اگر کوئی شخص کسی متاثرہ اور آلودہ مکان سے اُنکے شہر یا گاؤں میں آوے تو اُس کو اندر نہ آنے دیں۔ اور اگر کوئی ایسے گاؤں یا شہر کا اس مرض سے بیمار ہو جائے تو اُسکو باہر نکالیں۔ اور اُسکے اختلاط سے پرہیز کریں۔ پس طاعون کا علاج اُنکے نزدیک جو کچھ ہے یہی ہے۔ یہ تو دانشمند ڈاکٹروں اور طبیبوں کی رائے ہے جسکو ہم نہ تو ایک کافی اور مستقل علاج کے رنگ میں سمجھتے ہیں اور نہ محض بے فائدہ قرار دیتے ہیں۔ کافی اور مستقل علاج اسلئے نہیں سمجھتے کہ تجربہ بتلا رہا ہے کہ بعض لوگ باہر نکلنے سے بھی مرے ہیں اور بعض صفائی کا التزام رکھتے رکھتے بھی اس دُنیا سے رخصت ہوگئے۔ اور بعض نے بڑی اُمید سے ٹیکا لگوایا اور پھر قبر میں جا پڑے۔ پس کون کہہ سکتا ہے یا کون ہمیں تسلّی دے سکتا ہے کہ یہ تمام تدبیریں کافی علاج ہیں۔ بلکہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ گو یہ تمام طریقے کسی حد تک مفید ہیں لیکن یہ ایسی تدبیر نہیں ہے جسکو طاعون کو ملک سے دفع کرنے کے لئے پوری کامیابی کہہ سکیں۔

اسی طرح یہ تدبیریں محض بے فائدہ بھی نہیں ہیں کیونکہ جہاں جہاں خدا کی مرضی ہے وہاں وہاں اس کا فائدہ بھی محسوس ہو رہا ہے مگر وہ فائدہ کچھ بہت خوشی کے لائق نہیں۔ مثلاً گو سچ ہے کہ اگر مثلاً سو آدمی نے ٹیکا لگوایا ہے اور دوسرے اسی قدر لوگوں نے ٹیکا نہیں لگوایا ہے تو جنہوں نے ٹیکا نہیں لگوایا اُن میں موتیں زیادہ پائی گئیں اور ٹیکا والوں میں کم۔ لیکن چونکہ ٹیکے کا اثر غایت کار دو مہینے یا تین مہینے تک ہے اس لئے ٹیکے والا بھی بار بار خطرہ میں پڑیگا جبتک اس دُنیا سے رخصت نہ ہو جائے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جو لوگ ٹیکا نہیں لگواتے وہ ایک ایسے مرکب پر سوار ہیں کہ جو مثلاً چوبیس گھنٹہ تک اُنکو دار الفناء تک پہنچا سکتا ہے۔ اور جو لوگ ٹیکا لگواتے ہیں وہ گویا ایسے آہستہ رو ٹٹو پر چل رہے ہیں کہ جو

*حاشیہ۔ طبابت کے قواعد کے رُو سے طاعون کی بیماری کی شناخت کے لئے ضروری ہے کہ جس بدقسمت گاؤں یا شہر میں یا اُسکے کسی حصہ میں یہ مہلک بیماری پھوٹ پڑے اُسمیں کئی روز پہلے اُس سے مرے ہوئے چوہے پائے جائیں۔ پس اگر مثلاً محض تپ سے کسی گاؤں میں چند موت کی واردات ہو جائیں اور چوہے مرتے نہ دیکھے جائیں تو وہ طاعون نہیں ہے بلکہ محرقہ کی قسم کا ایک مہلک تپ ہے۔ منہ

چوبیس دن تک اُسی مقام میں پہنچا دیگا۔ بہر حال یہ تمام طریقے جو ڈاکٹری طور پر اختیار کئے گئے ہیں۔ نہ تو کافی اور پورے تسلّی بخش ہیں اور نہ محض نکمے اور بے فائدہ ہیں۔ اور چونکہ طاعون جلد جلد ملک کو کھاتی جاتی ہے اسلئے بنی نوع کی ہمدردی اسی میں ہے کہ کسی اور طریق کو سوچا جائے جو اس تباہی سے بچا سکے۔

اور مسلمان لوگ جیسا کہ میاں شمس الدین سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے اشتہار سے سمجھا جاتا ہے جس کو اُنہوں نے ماہ حال یعنی اپریل سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع کیا ہے اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تمام فرقے مسلمانوں کے شیعہ سُنّی مقلّد اور غیر مقلّد میدانوں میں جاکر اپنے اپنے طریقہ مذہب میں دُعائیں کریں اور ایک ہی تاریخ میں اکٹھے ہوکر نماز پڑھیں تو بس یہ ایسا نسخہ ہے کہ معًا اس سے طاعون دُور ہو جائیگی مگر اکٹھے کیونکر ہوں اسکی کوئی تدبیر نہیں بتلائی گئی۔ ظاہر ہے کہ فرقہ وہابیہ کے مذہب کے رُو سے تو بغیر فاتحہ خوانی کے نماز درست ہی نہیں۔ پس اس صورت میں اُنکے ساتھ حنفیوں کی نماز کیونکر ہو سکتی ہے۔ کیا باہم فساد نہیں ہوگا۔ ماسوا اسکے اس اشتہار کے لکھنے والے نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ ہندو اس مرض کے دفع کیلئے کیا کریں۔ کیا اُنکو اجازت ہے یا نہیں کہ وہ بھی اسوقت اپنے بُتوں سے مدد مانگیں۔ اور عیسائی کس طریق کو اختیار کریں۔ اور جو فرقے حضرت حسین یا علی رضی اللہ عنہ کو قاضی الحاجات سمجھتے ہیں اور محرم* میں تعزیوں پر ہزاروں درخواستیں مُرادوں کیلئے گذرانا کرتے ہیں اور یا جو مسلمان سید عبد القادر جیلانی کی پُوجا کرتے ہیں یا جو شاہ مدار یا سخی سرور کو پُوجتے ہیں وہ کیا کریں اور کیا اب یہ تمام فرقے دُعائیں نہیں کرتے بلکہ ہر ایک فرقہ خوفزدہ ہوکر اپنے اپنے معبود کو پُکار رہا ہے۔ شیعوں کے محلوں میں سیر کرو۔ کوئی ایسا گھر نہیں ہوگا جس کے دروازہ پر یہ شعر چسپاں نہیں ہوگا۔

لِی خَمْسَةٌ اُطْفِی بِھَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَه ۔ اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَه

میرے اُستاد ایک بزرگ شیعہ تھے۔ اُنکا مقولہ تھا کہ وبا کا علاج فقط تولّا اور تبرّا ہے۔ یعنی ائمہ اہلبیت کی محبت کو پرستش کی حد تک پہنچا دینا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتے رہنا اس سے بہتر کوئی علاج نہیں اور مَیں نے سُنا ہے کہ بمبئی میں جب طاعون شروع ہوئی ہے تو پہلے لوگوں میں یہی خیال پیدا ہوا تھا کہ یہ امام حسین کی کرامت ہے کیونکہ جن ہندوؤں نے شیعہ سے کچھ تکرار کیا تھا اُن میں طاعون شروع ہوگئی تھی۔ پھر جب اسی مرض نے شیعہ میں بھی قدم رنجہ فرمایا تب تو یا حسین کے نعرے گُم ہوگئے۔

یہ تو مسلمانوں کے خیالات ہیں جو طاعون کے دُور کرنے کیلئے سوچے گئے ہیں۔ اور عیسائیوں کے خیالات کے اظہار کیلئے ابھی ایک اشتہار پادری وائٹ بریخت صاحب اور اُنکی انجمن کی طرف سے نکلا ہے اور وہ یہ کہ طاعون کے دُور کرنے کیلئے اور کوئی تدبیر کافی نہیں بجز اسکے کہ حضرت مسیح کو خدا مان لیں اور اُنکے کفارہ پر ایمان لے آویں۔

اور ہندوؤں میں سے آریہ دھرم کے لوگ پُکار پُکار کر کہہ رہے ہیں کہ یہ بلائے طاعون وید کے ترک کرنے کی وجہ سے ہے۔ تمام فرقوں کو چاہیئے کہ ویدوں کی ست ودّیا پر ایمان لاویں اور تمام نبیوں کو نعوذ باللہ مُفتری قرار دیں تب اس تدبیر سے طاعون دُور ہو جائیگی۔ اور ہندوؤں میں سے جو سناتن دھرم فرقہ ہے اُس فرقہ میں دفع طاعون کے بارے میں

*حاشیہ۔ یہ محرم کا مہینہ بڑا مبارک مہینہ ہے ترمذی میں اسکی فضیلت کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث لکھی ہے کہ فیہ یوم تاب اللّٰہ فیہ علیٰ قومٍ و یتوب فیہ علیٰ قومٍ آخرین یعنی محرم میں ایک ایسا دن ہے جس میں خدا نے گذشتہ زمانہ میں ایک قوم کو بلا سے نجات دی تھی اور مقدر ہے کہ ایسا ہی اسی مہینہ میں ایک بلا سے ایک اور قوم کو نجات ملیگی۔ کیا تعجب کہ اس بلا سے طاعون مُراد ہو اور خدا کے مامور کی اطاعت کرکے وہ بلا ملک سے جاتی رہے۔ منہ

جو رائے ظاہر کی گئی ہو اگر ہم پرچہ اخبار عام نہ پڑھتے تو شاید اس عجیب رائے سے بے خبر رہتے اور وہ رائے یہ ہو کہ یہ بلائے طاعون گائے کی وجہ سے آئی ہو۔ اگر گورنمنٹ یہ قانون پاس کر دے کہ اس ملک میں گائے ہرگز ہرگز ذبح نہ کی جائے تو پھر دیکھئے کہ طاعون کیونکر دفع ہو جاتی ہے۔ بلکہ اسی اخبار میں ایک جگہ لکھا ہو کہ ایک شخص نے گائے کو بولتے سنا کہ وہ کہتی ہے کہ میری وجہ سے ہی اس ملک میں طاعون آیا ہے۔

اب اے ناظرین خود سوچ لو کہ اسقدر متفرق اقوال اور دعاوی سے کس قول کو دنیا کے آگے صریح اور بدیہی طور پر فروغ ہو سکتا ہو۔ یہ تمام اعتقادی امور ہیں اور اس نازک وقت میں جب تک کہ دنیا ان حقاید کا فیصلہ کرے خود دنیا کا فیصلہ ہو جائیگا۔ اسلئے وہ بات قبول کے لائق ہے جو جلد تر سمجھ میں آسکتی ہے اور جو اپنے ساتھ کوئی ثبوت رکھتی ہے سو میں وہ بات مع ثبوت پیش کرتا ہوں۔ چار سال ہوئے کہ میں نے ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ پنجاب میں سخت طاعون آنیوالی ہے اور میں نے اس ملک میں طاعون کے سیاہ درخت دیکھے ہیں جو ہر ایک شہر اور گاؤں میں لگائے گئے ہیں۔ اگر لوگ توبہ کریں تو یہ مرض دو جاڑہ سے بڑھ نہیں سکتی خدا اسکو رفع کر دیگا۔ مگر بجائے توبہ کے مجھکو گالیاں دی گئیں اور سخت بدزبانی کے اشتہار شائع کئے گئے جس کا نتیجہ طاعون کی یہ حالت ہے جو اب دیکھ رہے ہو۔ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اسکی یہ عبارت ہے:۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ۔ یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کریگا جبتک لوگ اُن خیالات کو دور نہ کرلیں۔ جو اُنکے دلوں میں ہیں یعنی جبتک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔ اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی٭ سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔

اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہو کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے یعنے ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہو مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آجتک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔ کیا اس سے بڑھکر کوئی اور ثبوت ہوگا کہ جو باتیں آج سے چار برس پہلے کہی گئی تھیں وہ پوری ہو گئیں بلکہ طاعون کی خبر آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بھی دی گئی ہے٭٭ اور یہ علم غیب بجز خدا کے کسی اور کی طاقت میں نہیں۔ پس اس بیماری کے دفع کے لئے وہ پیغام جو خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہو کہ لوگ مجھے سچے دل سے مسیح موعود مان لیں۔ اگر میری طرف سے بھی بغیر کسی دلیل کے صرف دعویٰ ہوتا جیسا کہ میاں شمس الدین سکرٹری حمایت اسلام لاہور نے اپنے اشتہار میں یا پادری وائٹ بریخت صاحب نے اپنے اشتہار میں کیا ہے تو میں بھی انکی طرح ایک فضول گو ٹھہرتا۔ لیکن میری وہ باتیں ہیں جنکو میں نے قبل از وقت بیان کیا اور آج وہ پوری ہو گئیں اور پھر اسکے بعد ان دنوں میں بھی خدا نے مجھے خبر دی۔ چنانچہ وہ عزّ و جلّ فرماتا ہے:۔

ما کان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم انہ اوی القریۃ۔ لولا الاکرام لھلک المقام انی انا الرحمٰن دافع الاذی۔ انی لا یخاف لدیّ المرسلون۔ انی حفیظ۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم۔ افطر واصوم۔ غضبت غضبًا شدیدًا۔ الامراض تشاع۔ والنفوس تضاع۔ الا الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون۔ انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا۔ انی اجھز الجیش فاصبحوا فی دارھم جاثمین۔ سنریھم اٰیاتنا فی الاٰفاق وفی انفسھم نصر من اللّٰہ وفتح مبین۔ انی بایعتک بایعنی ربّی۔ انت منّی بمنزلۃ اولادی٭۔ انت منّی وانا منک۔ عسٰی ان یبعثک ربّک مقامًا محمودًا۔ الفوق معک والتحت مع اعدائک فاصبر حتّٰی یأتی اللّٰہ بامرہ۔ یأتی علٰی جھنم زمان لیس فیھا احد۔ ترجمہ۔ خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔ حالانکہ تو اُن میں رہتا ہو۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دستبرد اور اسکی تباہی سے بچالیگا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مدِّ نظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ میں رحمان ہوں جو دکھ کو دور کرنیوالا ہے۔ میرے رسولوں کو میرے پاس کچھ خوف اور غم نہیں۔ میں نگہ رکھنے والا ہوں۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور اُسکو ملامت کروں گا جو میرے رسول کو ملامت کرتا ہے۔ میں اپنے وقتوں کو تقسیم کر دونگا کہ کچھ حصہ برس کا تو میں افطار کرونگا یعنے طاعون سے لوگوں کو ہلاک کرونگا اور کچھ حصہ برس کا میں روزہ رکھونگا۔ یعنے امن رہیگا اور طاعون کم ہو جائیگی یا بالکل نہیں رہیگی۔ میرا غضب بھڑک رہا ہے بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہونگی مگر وہ لوگ جو ایمان لائیں گے اور ایمان میں کچھ نقص نہیں ہوگا وہ امن میں رہینگے اور اُنکو مخلصی کی راہ ملے گی۔ یہ خیال مت کرو کہ جرائم پیشہ بچے ہوئے ہیں ہم انکی زمین کے قریب آتے جاتے ہیں۔ میں اندر ہی اندر اپنا لشکر طیار کر رہا ہوں یعنے طاعونی کیڑوں کو پرورش دے رہا ہوں۔ پس وہ اپنے گھروں میں ایسے سو جائینگے جیسا کہ ایک اونٹ مرا رہ جاتا ہو۔ ہم اُنکو اپنے نشان پہلے تو دور دور کے لوگوں میں دکھلائینگے اور پھر خود انہی میں ہمارے نشان ظاہر ہونگے۔ یہ دن خدا کی مدد اور فتح کے ہونگے۔ میں نے تجھ سے ایک خرید و فروخت کی ہے یعنے ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا۔ تو بھی اس خرید و فروخت کا اقرار کر اور کہدے کہ خدا نے مجھ سے خرید و فروخت کی۔ تو مجھ سے ایسا ہی جیسا کہ اولاد۔ تو مجھ میں سے ہو اور میں تجھ میں سے ہوں۔ وہ وقت قریب ہے کہ میں ایسے مقام پر تجھے کھڑا کرونگا کہ دنیا تیری حمد و ثنا کریگی۔ فوق تیرے ساتھ ہو اور تحت تیرے دشمنوں کے ساتھ۔ پس صبر کر جب تک کہ وعدہ کا دن آجائے۔ طاعون پر ایک ایسا وقت بھی آنیوالا ہو کہ کوئی بھی اس میں گرفتار نہیں ہوگا یعنے انجام کار خیر و عافیت ہے۔٭٭٭

٭ حاشیہ۔ اوی عربی لفظ ہے جسکے معنے ہیں تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ میں لے لینا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ طاعون کی قسموں میں سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے جس کا نام طاعون جارف ہو۔ یعنے جھاڑو دینے والی جس سے لوگ جابجا بھاگتے ہیں اور کتوں کی طرح مرتے ہیں یہ حالت انسانی برداشت سے بڑھ جاتی ہے۔ پس اس کلام الٰہی میں یہ وعدہ ہو کہ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہیں ہوگی۔ اسی کی تشریح یہ دوسرا الہام کرتا ہو کہ لولا الاکرام۔ لھلک المقام۔ یعنے اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی تو میں قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا۔ اس الہام سے دو باتیں سمجھی جاتی ہیں (۱) اوّل یہ کہ کچھ حرج نہیں کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جائے جو بربادی بخش نہ ہو اور موجب فرار و انتشار نہ ہو کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہو۔ (۲) دوسری یہ کہ یہ امر ضروری ہو کہ جن دیہات اور شہروں میں بمقابلہ قادیان کے سخت سرکش اور شریر اور ظالم اور بدچلن اور مفسد اور اس سلسلہ کے خطرناک دشمن رہتے ہیں انکے شہروں یا دیہات میں ضرور بربادی بخش طاعون پھوٹ پڑیگی یہانتک کہ لوگ بے حواس ہو کر ہر طرف بھاگیں گے ہم نے اوی کا لفظ جہانتک وسیع ہے اُسکے مطابق یہ معنے کر دیئے ہیں اور ہم دعوے سے لکھتے ہیں کہ قادیان میں کبھی طاعون جارف نہیں پڑیگی جو گاؤں کو ویران کرنیوالی اور کھا جانے والی ہوتی ہے مگر اسکے مقابل پر دوسرے شہروں اور دیہات میں جو ظالم اور مفسد ہیں ضرور ہولناک صورتیں پیدا ہونگی۔ تمام دنیا میں ایک قادیان ہے جس کیلئے یہ وعدہ ہوا۔ فالحمد للّٰہ علٰی ذالک۔ منہ

٭٭ حاشیہ۔ آج سے دس برس پہلے ایک سبز اشتہار میں جو میری طرف سے شائع ہوا تھا طاعون کی خبر دیگئی تھی اور وہ یہ ہے۔ اصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم یعنے ایک کشتی میرے حکم اور آنکھوں کے روبرو بنا جو آنیوالی مری سے بچائے گی۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ مجھ سے بیعت کرتے ہیں یہ تیرا ہاتھ نہیں بلکہ میرا ہاتھ ہے جو اُنکے ہاتھوں پر رکھا جاتا ہو اور اسی کلام الٰہی کا ایک فقرہ براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی موجود ہو اور وہ یہ ہے۔ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یعنی جو لوگ ظلم اور سرکشی اور بدکاری اور نافرمانی سے باز نہیں آتے میرے آگے اُن کی کچھ شفاعت نہ کر کیونکہ وہ غرق کئے جاویں گے۔ منہ

٭ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے نہ اُس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہو کہ وہ یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔ لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہو۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا ید اللّٰہ فوق ایدیھم۔[1] ایسا ہی بجائے قل یا عباد اللّٰہ کے قل یا عبادیَ[2] بھی کہا۔ اور یہ بھی فرمایا فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم۔[3] پس اُس خدا کے کلام کو ہشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو اور حقیقت حوالہ بخدا کرو اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اسکے کلام میں پایا جاتا ہو۔ پس اس سے بچو کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ۔ اور میری نسبت بیّنات میں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہو۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحٰی الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد والخیر کلہ فی القرآن۔ منہ

٭٭٭ حاشیہ۔ مدت ہوئی کہ پہلے اس سے طاعون کے بارے میں حکایتًا عن الغیر خدا نے مجھے یہ خبر دی تھی یا مسیح الحق عدوانا۔ مگر آج کہ ۱۲؍ اپریل ۱۹۰۲ء ہو اُسی الہام کو پھر اس طرح فرمایا گیا یا مسیح الخلق عدوانا لن تری من بعد موادنا وفسادنا یعنے اے خدا کے مسیح جو مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہماری جلد خبر لے اور ہمیں اپنی شفاعت سے بچا تو اسکے بعد ہمارے خبیث مادوں کو نہیں دیکھیگا اور نہ ہمارا فساد کچھ نشان باقی رہیگا یعنے ہم سیدھے ہو جاوینگے اور گندہ دہانی اور بدزبانی چھوڑ دینگے۔ یہ خدا کا کلام براہین احمدیہ کے اُس الہام کے مطابق ہو کہ آخری دنوں میں ہم لوگوں پر طاعون بھیجیں گے جیسا کہ فرمایا کذالک منّا علٰی یوسف لنصرف عنہ السوء والفحشاء یعنے ہم طاعون کے ساتھ اس یوسف پر یہ احسان کرینگے کہ بدزبان لوگوں کا مُنہ بند کر دینگے تاکہ وہ ڈر کر گالیوں سے باز آجائیں۔ انہی دنوں کے متعلق خدا کا یہ کلام ہے جسکی زمین کی کلام سے مجھے اطلاع دیگئی اور وہ یہ ہے۔ یا ولیّ اللّٰہ کنتُ لا اعرفک یعنے اے خدا کے ولی میں اس سے پہلے تجھے نہیں پہچانتی تھی۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ کشفی طور زمین میرے سامنے کی گئی اور اُس نے یہ کلام کیا کہ میں اب تک تجھے نہیں پہچانتی تھی کہ تو ولی الرحمان ہے۔ منہ

[1] الفتح: ۱۱ [2] الزمر: ۱۱ [3] البقرۃ: ۲۰۱

اب اس تمام وحی سے تین باتیں ثابت ہوئی ہیں (۱) اوّل یہ کہ طاعون دُنیا میں اس لئے آئی ہے کہ خدا کے مسیح موعود سے نہ صرف انکار کیا گیا بلکہ اُس کو دُکھ دیا گیا۔ اُس کے قتل کرنے کے کیلئے منصوبے کئے گئے۔ اُس کا نام کافر اور دجّال رکھا گیا۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ اس لئے اُس نے آسمان اور زمین دونوں کو اسکی سچائی کا گواہ بنا دیا۔ آسمان نے کسوف خسوف سے گواہی دی جو رمضان میں ہوا۔ اور زمین نے طاعون کے ساتھ گواہی دی تا کہ خدا کا وہ کلام پُورا ہو جو براہین احمدیہ میں ہے اور وُہ یہ ہے۔ قل عندی شھادۃ من اللّٰہ فھل انتم تومنون۔ قل عندی شھادۃ من اللّٰہ فھل انتم تسلمون۔ یعنے میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ اور پھر میں کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔ پہلی گواہی سے مُراد آسمان کی گواہی ہے جس میں کوئی جبر نہیں۔ اس لئے اس میں تومنون کا لفظ استعمال کیا گیا۔ اور دُوسری گواہی زمین کی ہے یعنی طاعون کی جس میں جبر موجود ہے کہ خوف دیکر اس جماعت میں داخل کرتی ہے۔ اس لئے اس میں تُسلمون کا لفظ استعمال کیا گیا۔

(۲) دُوسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ یہ طاعون اس حالت میں فرو ہو گی جبکہ لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لیں گے۔ اور کم سے کم یہ کہ شرارت اور ایذا اور بدزبانی سے باز آجائیں گے۔ کیونکہ براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں آخری دنوں میں طاعون بھیجونگا۔ تاکہ میں اُن خبیثوں اور شریروں کا مُنہ بند کر دوں جو میرے رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ محض انکار اس بات کا موجب نہیں ہوتا کہ ایک رسول کے انکار سے دُنیا میں کوئی تباہی بھیجی جائے بلکہ اگر لوگ شرافت اور تہذیب سے خدا کے رسولوں کا انکار کریں اور دست درازی اور بدزبانی نہ کریں تو اُنکی سزا قیامت میں مقرر ہے۔ اور جس قدر دُنیا میں رسولوں کی حمایت میں مری بھیجی گئی ہے وُہ محض انکار سے نہیں بلکہ شرارتوں کی سزا ہے۔ اسی طرح اب بھی جب لوگ بدزبانی اور ظلم اور تعدّی اور اپنی خباثتوں سے باز آجائیں گے اور شریفانہ برتاؤ اُن میں پیدا ہو جائے گا۔ تب یہ تنبیہ اُٹھالی جائیگی مگر اس تقریب پر بہت سے سعادت مند خدا کے رسول کو قبول کر لیں گے اور آسمانی برکتوں سے حصّہ لیں گے اور زمین سعادتمندوں سے بھر جائیگی۔ (۳) تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جبتک کہ طاعون دُنیا میں ہے گو ستّر برس تک رہے قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اُسکے رسول کی تخت گاہ ہے اور یہ تمام اُمتوں کیلئے نشان ہے۔

اب اگر خدا تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط رسمی نمازوں اور دُعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے طاعون دُور ہو سکتی ہے تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے۔ گویا خدا کی طرف سے تمام مذاہب کی سچائی یا کذب پہچاننے کیلئے ایک نمائش گاہ مقرر کیا گیا ہے اور خدا نے سبقت کر کے اپنی طرف سے پہلے قادیان کا نام لے دیا ہے۔ اب اگر آریہ لوگ وید کو سچا سمجھتے ہیں تو اُنکو چاہیئے کہ بنارس کی نسبت جو وید کے درس کا اصل مقام ہے ایک پیشگوئی کر دیں کہ انکا پرمیشر بنارس کو طاعون سے بچا لے گا۔ اور سناتن دھرم والوں کو چاہیئے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیاں بہت ہوں مثلاً امرتسر کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ گئو کے طفیل اس میں طاعون نہیں آئیگی۔ اگر اسقدر گئو اپنا معجزہ دکھا دے تو کچھ تعجب نہیں کہ اس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ جان بخشی کر دے۔ اسی طرح عیسائیوں کو چاہیئے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑیگی۔ کیونکہ بڑا بشپ برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔ اسی طرح میاں شمس الدین اور اُنکی انجمن حمایت اسلام کے ممبروں کو چاہیئے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں اُنکے لئے بھی یہی موقع ہے کہ اپنے الہام سے لاہور کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں۔ اور مناسب ہے کہ عبدالجبار اور عبدالحق شہر امرتسر کی نسبت پیشگوئی کر دیں۔ اور چونکہ فرقہ وہابیہ کی اصل جڑ دلّی ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ نذیر حسین اور محمد حسین دلّی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیگی۔ پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اس مُہلک مرض سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور گورنمنٹ کو بھی مفت میں سُبکدوشی ہو جائیگی۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وُہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

اور بالآخر یاد رہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے مُلہم اور آریوں کے پنڈت اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چُپ رہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سُورج کی طرح چمک کر دکھلا دیگی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ بالآخر میاں شمس الدین صاحب کو یاد رہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت امن یجیب المضطر[1] لکھی ہے اور اس سے قبولیت دُعا کی اُمید کی ہے۔ یہ اُمید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مُراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دُعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے اُن قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اور اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پھر انکے مناسب حال کونسی آیت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے کہ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ[2]

اور چونکہ احتمال ہے کہ بعض غبی الطبع اس اشتہار کا اصل منشاء سمجھنے میں غلطی کھائیں اسلئے ہم مکرّر اپنے فرض دعوت کا اظہار کر دیتے ہیں اور وُہ یہ ہے کہ یہ طاعون جو مُلک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک ہی سبب ہے اور وُہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود کے ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیوں کی پیشگوئی کے موافق دُنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے اور لوگوں نے نہ صرف انکار بلکہ خدا کے اس مسیح کو گالیاں دیں۔ کافر کہا اور قتل کرنا چاہا اور جو کچھ چاہا اُس سے کیا۔ اسلئے خدا کی غیرت نے چاہا کہ اُنکی اس شوخی اور بے ادبی پر اُنپر تنبیہ نازل کرے اور خدا نے پہلے پاک نوشتوں میں خبر دی تھی کہ لوگوں کے انکار کی وجہ سے اُن دنوں میں جب مسیح ظاہر ہو گا۔ مُلک میں سخت طاعون پڑیگی۔ سو ضرور تھا کہ طاعون پڑتی۔ اور طاعون کا نام طاعون اسلئے رکھا گیا کہ یہ طعن کرنے والوں کا جواب ہے۔ اور بنی اسرائیل میں ہمیشہ طعن کے وقت میں ہی پڑا کرتی تھی۔ اور طاعون کے لغت عرب میں معنے ہیں بہت طعن کرنے والا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ طاعون طعن تشنیع کی ابتدائی حالت میں نہیں پڑتی بلکہ جب خدا کے مامور اور رسول کو حد سے زیادہ ستایا جاتا ہے اور توہین کی جاتی ہے تو اُسوقت پڑتی ہے۔ سو اے عزیزو! اس کا بجز اسکے کوئی بھی علاج نہیں کہ اس مسیح کو سچے دل اور اخلاص سے قبول کر لیا جاوے۔ یہ تو یقینی علاج ہے اور اس سے کمتر درجہ کا یہ علاج ہے کہ اسکے انکار سے منہ بند کر لیا جائے اور زبان کو بدگوئی سے روکا جائے۔ اور دل میں اسکی عظمت بٹھائی جائے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ لوگ یہ کہتے ہوئے کہ یا مسیح الخلق عدوانا میری طرف دوڑیں گے۔ یہ جو میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ اے جو خلقت کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔ ہماری اس مہلک بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اس مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جُدا نہیں ہے بلکہ اسکی شفاعت درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی شفاعت ہے۔ اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے۔ اور اے قوم شیعہ! اسپر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھکر ہے۔ اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اُس سے لڑنے والے ٹھہرو۔ اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہے میں اسکو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اُسکے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اسکی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس لئے خدا نے اسوقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ

[1] النمل : ۶۳
[2] المومن : ۵۱

پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سید و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا اس لئے اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اُس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمدؐ رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمدؐ کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمدؐ کے غلام سے بھی کمتر ہے۔ اے عزیزو! یہ بات غصہ کرنے کی نہیں۔ اگر اس احمدؐ کے غلام کو جو مسیح موعود کر کے بھیجا گیا ہے تم اُس پہلے مسیح سے بزرگتر نہیں سمجھتے اور اُسی کو شفیع اور منجی قرار دیتے ہو تو اب اپنے اس دعویٰ کا ثبوت دو۔ اور جیساکہ اس احمدؐ کے غلام کی نسبت خدا نے فرمایا انه اوی القریة لولا الاکرام لهلك المقام جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اُس شفیع کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس گاؤں قادیان کو طاعون سے محفوظ رکھا جیساکہ دیکھتے ہو کہ وہ پانچ چھ برس سے محفوظ چلی آتی ہے اور نیز فرمایا کہ اگر میں اس احمدؐ کے غلام کی بزرگی اور عزت ظاہر نہ کرنا چاہتا تو آج قادیان میں بھی تباہی ڈال دیتا۔ ایسا ہی آپ بھی اگر مسیح ابن مریم کو درحقیقت سچا شفیع اور منجی قرار دیتے ہیں تو قادیان کے مقابل پر آپ بھی کسی اور شہر کا پنجاب کے شہروں میں سے نام* لے دیں کہ فلاں شہر ہمارے خداوند مسیح کی برکت اور شفاعت سے طاعون سے پاک رہیگا۔ اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو پھر آپ سوچ لیں کہ جس شخص کی اسی دُنیا میں شفاعت ثابت نہیں وہ دُوسرے جہان میں کیونکر شفاعت کرے گا۔ اور میاں شمس الدین صاحب یاد رکھیں کہ انکا اشتہار محض بے سُود ہے اور کوئی فائدہ اسپر مرتب نہیں ہوگا۔ اور علاج یہی ہے جو ہم نے لکھا ہے۔ وہ یاد کریں کہ پہلے اس سے انسانی گورنمنٹ میں وہ اور انکی انجمن میرا مقابلہ کر کے ذلت اُٹھا چکی ہے کہ انہوں نے مؤلف اُمہات المؤمنین کی نسبت گورنمنٹ سے سزا طلب کی اور مَیں نے اس سے منع کیا۔ آخر میری رائے ہی صحیح ہوئی۔ اسی طرح اب بھی جو کچھ انہوں نے آسمانی گورنمنٹ میں میموریل بھیجنا چاہا ہے وہ بھی محض بے سُود اور لغو اور بے اثر ہے جیساکہ پہلا میموریل تھا۔ سچا میموریل یہی ہے جو مَیں نے مرتب کیا ہے۔ آخر آپکو یہی ماننا پڑیگا

ہرچہ دانا کند کند ناداں ٭ لیک بعد از کمال رُسوائی

دیکھنا کہ کب آسمان سے ابن مریم اُترتا ہے۔ سخت جہالت ہے۔ مگر مجھ سے پہلے جو جو علماء اپنی اجتہادی غلطی سے ایسا خیال کرتے رہے کہ ابن مریم آسمان سے آئیگا وہ خدا کے نزدیک معذور ہیں انکو بُرا نہیں کہنا چاہیئے اُنکی نیتوں میں فساد نہیں تھا بوجہ بشریت بھُول گئے۔ خدا اُن کو معاف کرے کیونکہ اُن کو علم نہیں دیا گیا تھا اور انکی اجتہادی غلطی ایسی تھی جیساکہ داؤد نے غنم القوم کے مسئلہ میں اجتہادی غلطی کی تھی مگر اُنکے بیٹے سلیمان کو خدا نے فہم عطا کر دیا تھا جیساکہ اسکے بارے میں براہین احمدیہ میں آج سے بائیس برس پہلے یہ الہام ففهمناها سلیمان کتاب کے آخری صفحہ میں موجود ہے اسکے یہ معنے ہیں جیساکہ براہین کے دُوسرے الہامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کیا یہ معنے قرآن اور حدیثوں کے جو تم کرتے ہو ہمارے پہلے علماء اور اکابر کو معلوم نہ تھے اور تمہیں معلوم ہو گئے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ یہ دیتا ہے کہ ہاں حقیقت میں یہی ہوا مگر ایسا ہونا بعید نہیں ہے۔ تمہارے علماء تو کچھ نبی نہیں تھے مگر داؤد نے نبی ہو کر ایک فیصلہ دینے میں غلطی کی اور خدا نے سلیمان اُسکے بیٹے کو سچے فیصلہ کا طریق سمجھا دیا۔ سو یہ سلیمان جو مسیح موعود بنایا گیا ہے۔ اسی طرح تمہارے بزرگوں کے مقابلہ پر حق بجانب ہے جس طرح سلیمان نبی اس فیصلہ میں اپنے باپ داؤد کے مقابل پر حق بجانب تھا۔

اور اگر مولوی احمد حسن صاحب کسی طرح باز نہیں آتے تو اب وقت آگیا ہے کہ آسمانی فیصلہ سے اُنکو پتہ لگ جائے یعنے اگر وہ درحقیقت مجھے جھوٹا سمجھتے ہیں اور میرے الہامات کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں نہ خدا کا کلام تو سہل طریق یہ ہے کہ جس طرح مَیں نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر کہا ہے۔ انه اوی القریة لولا الاکرام لهلك المقام۔ وہ انه اوی امروهه لکھدیں مؤمنوں کی دُعا تو خدا سُنتا ہے وہ شخص کیسا مومن ہے کہ ایسے شخص کی دُعا اسکے مقابل پر تو سُنی جاتی ہے جس کا نام اُس نے دجال اور بے ایمان اور مفتری رکھا ہے مگر اسکی اپنی دُعا نہیں سُنی جاتی۔ پس جس حالت میں میری دُعا قبول کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ مَیں قادیان کو اس تباہی سے محفوظ رکھونگا خصوصاً ایسی تباہی سے کہ لوگ کُتّوں کی طرح طاعون کی وجہ سے مریں یہانتک کہ بھاگنے اور منتشر ہونے کی نوبت آوے۔ اسی طرح مولوی احمد حسن صاحب کو چاہیئے کہ اپنے خدا سے جس طرح ہو سکے امروہہ کی نسبت دُعا قبول کرالیں کہ وہ طاعون سے پاک رہیگا اور ابتک یہ دُعا قریب قیاس بھی ہے کیونکہ ابھی تک امروہہ طاعون سے دو سو کوس کے فاصلہ پر ہے لیکن قادیان سے طاعون چاروں طرف سے بفاصلہ دو کوس آگ لگا رہی ہے یہ ایک ایسا صاف صاف مقابلہ ہے کہ اس میں لوگوں کی بھلائی بھی ہے اور نیز صدق اور کذب کی شناخت بھی۔ کیونکہ اگر مولوی احمد حسن صاحب نعمت باری کا مقابلہ کر کے دُنیا سے گذر گئے تو اُس سے امروہہ کو کیا فائدہ ہوگا۔ لیکن اگر انہوں نے اپنے فرضی مسیح کی خاطر دُعا قبول کراکر خدا سے یہ بات منوالی کہ امروہہ میں طاعون نہیں پڑیگی۔ تو اس صُورت میں نہ صرف انکو فتح ہوگی بلکہ تمام امروہہ پر انکا ایسا احسان ہوگا کہ لوگ اس کا شکر نہیں کر سکیں گے۔ اور مناسب ہے کہ ایسے مباہلہ کا مضمون اس اشتہار کے شائع ہونے سے پندرہ دن تک بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے دُنیا میں شائع کردیں جس کا یہ مضمون ہو کہ مَیں یہ اشتہار غلام احمدؐ کے مقابل پر شائع کرتا ہوں جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نیز جو مومن ہوں دُعا کی قبولیت پر بھروسہ کر کے یا الہام پاکر یا خواب دیکھکر یہ اشتہار دیتا ہوں کہ امروہہ ضرور بالضرور طاعون کی دستبرد سے محفوظ رہیگا لیکن قادیان میں تباہی پڑیگی کیونکہ مفتری کے رہنے کی جگہ ہے۔ اس اشتہار سے غالباً آئندہ جاڑے تک فیصلہ ہو جائیگا یا دُوسرے تیسرے جاڑے تک اور گو اب مئی کے مہینہ سے سُنت اللہ کے موافق ملک میں طاعون کم ہوتی جائے گی اور خدائی روزہ کے دن آتے جائینگے مگر اُمید ہے کہ پھر ابتداء نومبر ۱۹۰۲ء سے خدا تعالیٰ اپنا روزہ کھولے گا۔ اُسوقت معلوم ہو جائیگا کہ اس افطار کیوقت کون کون ملک الموت کے قبضہ میں آیا۔ چونکہ مسیح موعود کی رہائش کے قریب تر پنجاب ہے اور مسیح موعود کی نظر کا پہلا محل پنجابی ہیں اسلئے اوّل یہ کارروائی پنجاب میں شروع ہوئی۔ لیکن امروہہ بھی مسیح موعود کی محیط ہمت سے دُور نہیں ہے۔ اسلئے اس مسیح کا فرکش دم ضرور امروہہ تک بھی پہنچے گا۔ یہی ہماری طرف سے دعویٰ ہے۔ اگر مولوی احمد حسن اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد جسکو وہ قسم کے ساتھ شائع کریگا امروہہ کو طاعون سے بچا سکا اور کم سے کم تین جاڑے امن سے گذر گئے تو مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ پس اس سے بڑھ کر اور کیا فیصلہ ہوگا۔ اور مَیں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ مَیں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اُسوقت آسمان پر خسوف کسوف ہوگا اور زمین پر سخت طاعون پڑیگی اور میرا یہی نشان ہے کہ ہر ایک مخالف خواہ وہ امروہہ میں رہتا ہے اور خواہ امرتسر میں اور خواہ دہلی میں اور خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں اور خواہ گولڑہ میں اور خواہ بٹالہ میں۔ اگر وہ قسم کھاکر کہے گا کہ اس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہیگا تو ضرور وہ مقام طاعون میں گرفتار ہو جائیگا کیونکہ اُسنے خدا تعالیٰ کے مقابل پر گستاخی کی اور یہ امر کچھ مولوی احمد حسن صاحب تک محدود نہیں بلکہ اب تو آسمان سے عام مقابلہ کا وقت آگیا۔ اور جسقدر لوگ مجھے جھوٹا سمجھے ہیں جیسے شیخ محمد حسین بٹالوی جو مولوی کر کے مشہور ہیں اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی جسنے بہتوں کو خدا کی راہ سے روکا ہوا ہے اور عبد الجبار اور عبد الحق اور عبد الواحد غزنوی جو مولوی عبد اللہ صاحب کی جماعت میں سے ملہم کہلاتے ہیں اور منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ جنھوں نے میرے مخالف الہام کا دعویٰ کر کے مولوی عبد اللہ صاحب کو سید بنا دیا ہے اور اسقدر صریح جھوٹ سے نفرت نہیں کی اور ایسا ہی نذیر حسین دہلوی جو ظالم طبع اور تکفیر کا بانی ہے۔ ان سب کو چاہیئے کہ ایسے موقع پر اپنے الہاموں اور اپنے ایمان کی عزت رکھ لیں اور اپنے اپنے مقام کی نسبت اشتہار دیدیں کہ وہ طاعون سے بچایا جائیگا۔ اسمیں مخلوق کی سراسر بھلائی اور گورنمنٹ کی خیر خواہی ہے اور ان لوگوں کی عظمت ثابت ہوگی اور ولی سمجھے جائیں گے ورنہ وہ اپنے کاذب اور مفتری ہونے پر مُہر لگا دینگے۔ اور ہم عنقریب انشاء اللہ اس بارے میں ایک مفصل اشتہار شائع کریں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ۔

* مثلاً نارووال یا بٹالہ کا نام لے دیں۔ منہ

تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں

بنگال میں دو ہزار پانچ صد پچاس افراد کی بیعت

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بنگال میں دو ہزار پانچ صد پچاس افراد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ان میں سے نو صد افراد صرف ماہ جولائی میں ہی محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ وتبلیغ کے تبلیغی دورہ کے موقع پر حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ ان بیعت کرنے والوں میں متعدد علماء بھی شامل ہیں جو مساجد سمیت جماعت میں شامل ہوئے۔

دعوت الی اللہ کرنے والوں میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت بنگال کے علاوہ مکرم عبد الرؤف صاحب قائد علاقائی بنگال داؤد احمد خان صاحب قائد مجلس کلکتہ۔ عطاء الرحمٰن صاحب بصرت پور فضل الحق صاحب قانون گو، چاند محمد صاحب، عبد اللہ الحسن ممتاز المحدثین شامل ہیں۔ نیز کلکتہ کے بعض نوجوانوں میں قائد مجلس کے علاوہ وقار احمد ظفر۔ ابرار احمد صاحب۔ ساجد احمد بانی کے نام قابل ذکر ہیں۔ مکرم علی احمد صاحب نے کلکتہ کی بعض معزز شخصیتوں سے ملاقات کرائی۔

ماہ جولائی کے شروع میں وفات مسیح پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا انعامی چیلنج بیس ہزار روپے بنگلہ زبان میں فولڈر کی شکل میں بیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔

خاکسار:- حمید الدین شمس مبلغ بنگال

کتاب "THE HOLY PROPHET MUHAMMAD" کی رسم اجرائی

۲۲ر جولائی ۱۹۹۴ء کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ پینگاڈی میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب
"The Holy Prophet Muhammad"
کے ملیالی ترجمہ کی رسم اجرائی کی تقریب عمل میں آئی۔ تقریب کی صدارت خاکسار نے کی۔ مکرم ڈاکٹر فواز جلیل صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد پروفیسر محمود احمد صاحب نے کتاب کا تعارف کرایا۔ محترم صوبائی امیر صاحب نے مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب کو کتاب دے کر رسم اجراء کو ادا کیا۔

اس کتاب کا ملیالی ترجمہ بی عبد الحمید صاحب مرحوم نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور یہ صدقہ جاریہ ان کی طرف سے قبول فرمائے۔

اس تقریب کی مناسبت سے خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفائے کرام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر روشنی ڈالی۔ مکرم پروفیسر ایم محمد صاحب، بی محمد کویا صاحب مولوی محمد فاروق صاحب، این عبد الرحیم، این کنجی احمد صاحب نے بھی موقع ومحل کے مطابق تقاریر کیں۔ مقامی جماعت کے امیر مکرم سی کنجی عبد اللہ صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے آمین

خاکسار: محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ

پینگاڈی (کیرلہ) میں میڈیکل کیمپ

لجنہ اماء اللہ پینگاڈی کے زیر اہتمام ۱۵ر اگست ۹۴ء کو فضل عمر نرسری سکول کے احاطہ میں ایک فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ مکرم ڈاکٹر سلیمان صاحب، ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب۔ ڈاکٹر مبارکہ بی بی صاحبہ۔ ڈاکٹر نہاد عبد الجلیل صاحب نے مریضوں کا معائنہ کرکے دوائیاں دیں۔

اس عرصہ میں ۲۱۰ مریضوں کا علاج کیا گیا اور پانچ ہزار روپے کی دوائیاں تقسیم کی گئیں۔

لجنہ کی ممبرات نے رضاکارانہ طور پر ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ تمام ڈاکٹروں اور رضاکار ممبرات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

امۃ الحفیظ اہلیہ محمد عمر صاحب
صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کیرلہ

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ حیدرآباد کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ حیدرآباد کا سولہواں سالانہ اجتماع ۷ر اگست کو احمدیہ مسجد بی بی بازار یاقوت پورہ حیدرآباد میں منعقد ہوا۔

پروگرام کا آغاز ۴ بجے صبح باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد محترم مولانا سلطان احمد صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔

۹½ بجے صبح افتتاحی اجلاس کا آغاز محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید نے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب فرمایا

چار بجے شام محترم محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی زیر صدارت مجلس سوال وجواب کا آغاز ہوا۔ مختلف علمی دینی اور فقہی سوالات کے جواب محترم صدر اجلاس نے دئے۔

چھ بجے شام اختتامی اجلاس محترم سید سلیمان صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال کو انعامات تقسیم فرمائے۔ بعدہ محترم سیٹھ مہر دین صاحب اور مولانا صاحب موصوف نے خطاب فرمایا۔

دوران اجتماع مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں خدام واطفال نے دلچسپی وشوق سے حصہ لیا۔

سید ابرار احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بنگرہ:- ۲۰ر اگست کی شام مسجد احمدیہ ہلدی پدا میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ مکرم شیخ سراج الدین صاحب نے جلسہ کی صدارت کی۔ مختلف دوستوں نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں۔ اس موقع پر سوال وجواب کی مجلس بھی منعقد کی گئی۔ آخر پر صدر اجلاس نے تقریر کی۔ جلسہ کے اختتام پر سامعین میں شیرینی تقسیم کی گئی

مبشر رفعت اللہ معلم وقف جدید ہلدی پدا

ساگر (کرناٹک):- ۲۰ر اگست کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم برادرم وسیم احمد شریف قائد خدام الاحمدیہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ مکرم عبد الحمید شریف صاحب سیکرٹری مال کی تلاوت قرآن کریم سے کاروائی شروع ہوئی۔ عزیزم وسیم احمد نے نعت پڑھی۔ مکرم قاسم صاحب شریف صاحب، بشیر احمد صاحب، فاروق صاحب، نسیم احمد، کلیم احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر مضمون پڑھے۔ مکرم حاجی جمال الدین صاحب نے نظم سنائی، عبد الحمید شریف صاحب اعجاز احمد صاحب ندیم احمد، نزیل احمد عرفان نے ترانہ پڑھا۔ آخر میں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر تقریر کی۔ اجتماعی دعا کے بعد حاضرین میں

میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (الیس کے بشیر صدر جماعت مسائر)

★ ۲۰ ستمبر ۹۴ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کھدرک میں سیرۃ النبی کے جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ہارون رشید صاحب، مکرم علیم الاحد صاحب، مکرم ہارون رشید صاحب اور خاکسار نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: ہارون الرشید مبلغ سلسلہ کھدرک

★ ۲۰ ستمبر ۹۴ء کو احمدیہ مسلم مشن پرسونی نیپال میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروگرام رکھا گیا۔ بعد نماز مغرب مکرم شرافت احمد صاحب خان انچارج مبلغ نیپال کی زیر صدارت مکرم سعید الرحمٰن صاحب معلم کی تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ سید اقبال احمد صاحب معلم نے نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ مکرم قیم اللہ صاحب معلم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسروں سے حسن سلوک کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم وزیر عالم صاحب معلم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت محسن اعظم اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد پر روشنی ڈالی۔ مکرم ہارون رشید صاحب معلم نے ایک نظم پڑھی بعد ازاں مکرم شرافت احمد خان صاحب صدر جلسہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ للعالمین کے موضوع پر روشنی ڈالی آخری تقریر مکرم صدر جماعت پرسونی خلیل احمد صاحب نے کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کرائی جو اس جلسہ میں ہندو مسلمان سب شریک ہوئے جلسہ کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور ایک صد مدعوین کو کھانا کھلایا گیا۔

خاکسار: محمد اسماعیل مبلغ سلسلہ نیپال

★ ۲۰ ستمبر ۹۴ء کو ایک غیر احمدی مدرسہ میں جہاں ہمارے بچے بھی پڑھتے ہیں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مقابلہ نعت خوانی رکھا گیا۔ مہمان خصوصی مولا بخش صاحب سابق انسپکٹر مدرسہ بورڈ بنگال تھے آپ کے ساتھ مدرسہ کے ہیڈ مدرس نے ججز کے فرائض سر انجام دئے الحمد للہ کہ احمدی بچہ عزیز محمد عصمت اللہ اور عزیزہ شگفتہ خاتون اوّل و دوم قرار پائیں۔

(محمد عبد الرؤف۔ قائد ملاقاتی بنگال)

★ ۲۱ ستمبر ۹۴ء بروز اتوار بعد نماز مغرب سیرت النبی صلعم کا جلسہ مسجد احمدیہ نرگاؤں (اڑیسہ) میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی جس کے بعد تقاریر ہوئیں ایک نظم مکرم ضیانت خان صاحب نے اڑیہ زبان میں پڑھ کر سنائی اور آخر پر خاکسار نے سیرت حضرت محمد صلعم کے بارہ میں تقریر کی بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ کمال الدین احمد

★ ۲۱ ستمبر ۹۴ء کو مسجد احمدیہ وڈمان (آندھرا پردیش) میں زیر صدارت مکرم رشید احمد صاحب نائب صدر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں علی الترتیب تین تقاریر ہوئیں جو کہ مکرم باشو میاں صاحب۔ محمد عثمان صاحب خاکسار نصیر احمد خادم نے کیں۔ جلسہ میں اطفال۔ ناصرات خدام۔ انصار نے کافی تعداد میں شرکت کی بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

(خاکسار۔ نصیر احمد خادم حال مقیم وڈمان اے پی)

★ ۱۲ ربیع الاوّل بمقام کھجوریا پاڑہ (نیپال) میں شاندار جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ محترم مولوی خلیل الدین احمد خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ نعتوں کے علاوہ محترم شیخ چاند صاحب، خاکسار اور محترم مولوی خلیل الدین احمد خان صاحب نے تقاریر کیں۔ اللہ کے فضل سے احمدیوں کے علاوہ چند غیر احمدی اور کثیر تعداد میں غیر مسلم بھائیوں نے شرکت کی۔ تمام حاضرین جلسہ کے لئے محترم عبد اللطیف صاحب نے پُر تکلف طعام کا انتظام فرمایا تھا۔ جلسہ کے بعد غیر احمدی بھائیوں سے خاکسار کا تبادلہ خیال ہوا۔

سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرنگ اڑیسہ

★ امسال بھی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر کیرنگ میں مختلف پروگرام بنائے گئے۔

۱۲ ربیع الاوّل کو خوردہ کے ہسپتال میں پھل تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ تین روز تک خدام و اطفال کے مختلف علمی اور ذہنی مقابلے کروائے گئے۔

ایک جلسہ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولوی عبد القدیر خان صاحب معلم وقف جدید محمود آباد، محترم مولوی فضل عمر محمود صاحب مبلغ سلسلہ نزیل کیرنگ، محترم مولوی نصیر الحق خان صاحب مبلغ سلسلہ، محترم ماسٹر عتیق الرحمٰن خان صاحب نے تقاریر کیں آخر پر خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان مقام اور مرتبہ کے عنوان پر اختصار سے روشنی ڈالی۔ مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے نعرے لگائے گئے یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر تمام حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ کیرنگ

★ ۲۱ ستمبر ۹۴ء کو لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد (آندھرا پردیش) کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت و نعت خوانی کے بعد مکرمہ اسریٰ بیگم صاحبہ، مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ نزہت بشریٰ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ جلسہ میں جماعت اسلامی کی ۷ مستورات نے شرکت کی اور غور سے مضامین کو سنا۔ سب حاضرین کی چائے اور موز سے تواضع کی گئی۔

سیکرٹری اسریٰ بیگم ظہیر آباد لجنہ اماء اللہ۔

★ ۲۱ ستمبر ۹۴ء کو ٹھیک چار بجے مشن ہاؤس دہلی میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد کیا گیا جس میں محترمہ نفیرہ سلطانہ صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور محترمہ بشریٰ پروین کی نعت خوانی کے بعد محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ، محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ۔ شاہدہ مبارک صاحبہ، محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ، محترمہ مقبول بیگم صاحبہ صدر جلسہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

جلسہ کی خوشی میں تمام ممبرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

نفیرہ سلطانہ جنرل سیکرٹری دہلی

ویڈیو کیسٹ

ماہ اپریل ۹۴ء میں ارناکلم (کیرلہ) میں منعقدہ جنوبی ہند کانفرنس کے پروگرام کی ویڈیو کیسٹ تیار ہو گئی ہے جو اردو۔ ملیالی۔ تامل۔ کنڈی اور انگریزی زبانوں میں تقاریر و نظم پر مشتمل ہے۔ یہ کیسٹ تبلیغ و تربیت کے لئے بہت مفید ہے

قیمت کیسٹ 200/ روپے ہے

پتہ:- K. SIDHIK
PRIYA AGENCIES
POWER HOUSE EXTENSION ROAD
ERNAKULAM COCHIN-682018

خاکسار: عبد الرحمٰن کاکناڈ کنوینر جنوبی ہند کانفرنس ۹۴ء

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے!

اداریہ — بقیہ صفحہ (۲)

۱۹۰۲ء تک	پانچ لاکھ ستر ہزار چار صد ستائیس	اموات
۱۹۰۳ء میں	پچاسی لاکھ دس ہزار چھ صد تیئیس	اموات
۱۹۰۴ء میں	دس لاکھ بائیس ہزار دو صد نناوے	"
۱۹۰۵ء میں	نو لاکھ پچاس ہزار آٹھ صد تریسٹھ	"

اور ۱۹۰۶ء میں صرف جنوری سے اپریل تک ایک لاکھ ستر ہزار اموات ریکارڈ کی گئیں۔

(اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء ص۱۱)

ان ایام میں طاعون نے اس قدر زور پکڑا کہ لوگ جانوروں کی طرح مرنے لگے کوئی شخص پانی دینے والا نظر نہ آتا تھا۔ لاشیں گھروں میں سڑتی تھیں۔ اور کوئی انہیں اٹھا کر دفن کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ استہزاء کرنے والے بڑے بڑے نامی مولوی جن میں چراغ الدین جمونی۔ مولوی غلام دستگیر قصوری۔ مولانا محی الدین لکھوکے۔ مولوی محمد بخش۔ مولوی محمد حسن بھیں۔ مولوی رسل بابا امرتسری کے نام شامل ہیں طاعونی موت کا شکار ہوئے۔

ادھر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار کے ذریعہ بتایا کہ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ :-

"اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِکْبَارٍ وَ اُحَافِظُکَ خَاصَّۃً سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" یعنی میں ہر ایک ایسے انسان کو موت سے بچاؤں گا جو تیرے (روحانی) گھر میں ہوگا۔ مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں۔ اور میں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔ خدائے رحیم کی طرف سے تجھ پر سلام۔ (نزول المسیح ص۳۵)

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے نہ صرف سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طاعون کی آفت سے محفوظ رکھا بلکہ وہ تمام لوگ بھی محفوظ رہے جو آپ کے روحانی گھر میں شامل تھے۔ ۱۹۰۲ء میں آپ نے ایک کتاب "کشتی نوح" تصنیف فرمائی جس میں اسلام کی سچی تعلیم بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا جو لوگ اس پر عمل کریں گے وہ نسبتاً و مقابلۃً طاعونی آفت سے محفوظ رہیں گے۔ اور وہ لوگ جو مجھے اور اس تعلیم کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائیں گے اُن میں سے اکثر طاعون کی زد سے بچ نہ سکیں گے۔

آپ نے اپنے مخالفین سے کہا کہ اگر تم لوگ مجھے اور اسلام کی تعلیم کو جھوٹا سمجھتے ہو تو جس طرح میں نے قادیان کی حفاظت اور اپنی حفاظت کا اعلان کیا ہے تم لوگ بھی جس جس شہر میں رہتے ہو اس کی حفاظت اور اپنی حفاظت کا اعلان کر دو۔ اس سے جہاں مخلوقِ خدا کی خدمت ہوگی یہ گورنمنٹ کے ساتھ بھی ایک قسم کا تعاون ہوگا۔ ساتھ ہی یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ خدا کی تائید کس کے شامل حال ہے۔

اس دور میں حالت یہ تھی کہ لوگ جوق در جوق قادیان آتے تھے اور امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل کرتے تھے۔ اسی طرح خطوط کے ذریعہ بھی سینکڑوں لوگوں نے سچے امام مہدی کی بیعت کی۔ اخبار البدر قادیان نے لکھا:-

"قادیان کے گرد و نواح میں کثرت سے طاعون ہے اس لئے جوق در جوق لوگ ہر جمعہ بیعت کر رہے ہیں۔ اور حضرت اقدس سیر کو تشریف لے جاتے ہیں تو راستہ میں تعظیم و تکریم کے لئے اکثر کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

(البدر جلد ۲ شمارہ ۷، ۲۷ر فروری ۱۹۰۳ء ص۵۲)

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ آج سے سو سال قبل جس طرح نشان کسوف و خسوف کے انکار کے بعد ملک میں طاعون پھیلی تھی بالکل اسی طرح سو سال کے بعد ۱۹۹۴ء میں جب جماعت نے نشان کسوف و خسوف کی سوویں سالگرہ منائی اور اس نشان کو از سر نو مشتہر کیا تو مخالفین احمدیت نے استہزاء و طعن و تشنیع سے کام لیا۔ چنانچہ اب بھی ویسے ہی طاعون پھوٹ پڑی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ر مارچ ۱۹۹۴ء میں پہلے ہی فرما دیا تھا کہ آپ کے اس مبارک زمانے میں مسیح موعودؑ کے دور کو دہرایا جا رہا ہے۔ اس لحاظ سے نشانِ کسوف و خسوف کی سوویں سالگرہ ٹھیک رمضان کے مہینہ میں آئی تھی تو اس کے بعد طاعون کا پھیلنا بھی کوئی عجیب بات نہیں۔

بالآخر اس موقع پر ہم یہ بھی لکھنا چاہیں گے کہ طاعون کی بیماری سے دہشت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنے انسان ہونے کے منصب کو بھول کر اپنے انسان بھائیوں کی خدمت سے ہاتھ دھو بیٹھیں ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ؛ ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

ہمیں ہر وقت یہ عزم رکھنا چاہیئے کہ اگر کوئی اس بیماری میں مبتلا ہو کر ہماری خدمت کا محتاج ہو تو جہاں تک ہمارا بس چل سکے ہم ہر طرح کی ظاہری تدابیر اور مکمل احتیاط کو بروئے کار لاتے ہوئے انسان بھائیوں کی خدمت میں کسی طرح کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ اور اس موقع پر تو تمام انسانوں کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ ہم ان کے لئے دعائے خیر و ہدایت کریں۔

(منیر احمد خادم)

پاکستان میں مسلم احمدیہ مسجد کی شہادت — بقیہ صفحہ اوّل

مختلف قسم کے ہتھیاروں سے لیس مسجد کو توڑ رہے ہیں۔ انہوں نے بینر لٹکائے ہوئے ہیں جن پر لکھا ہے کہ کفن پوش دستے احمدیہ کمپلکس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ یہ کمپلکس ہمیں منظور نہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ ایک طرف تو وہ اُسے ایک پلید جگہ کہتے ہیں لیکن دوسری طرف ان کا مطالبہ ہے کہ یہ انہیں دے دی جائے تاکہ وہ اسے مدرسہ میں تبدیل کر سکیں۔

یہ فلم مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ تمام دنیا میں دکھائی گئی جس سے بابری مسجد کی شہادت پر مگرمچھ کے آنسو بہانے والی پاکستانی حکومت اور "محافظین ختم نبوت" کا اصلی چہرہ تمام دنیا نے دیکھ لیا۔

جنہوں نے بھی ۷ر اکتوبر کی رات یہ فلم دیکھی ہوگی انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی محسوس کیا ہوگا کہ جس وقت یہ "کفن پوش" مکروہ چہرے مسجد کو شہید کر رہے تھے، پولیس باوجود موجود ہونے کے کسی طرح کی مزاحمت نہیں کر سکی بلکہ ایسا محسوس ہوا کہ پولیس وہاں اس لئے آئی ہے تاکہ کہیں احمدی ان مکروہ چہرے والے مولویوں کو مسجد کی شہادت سے روک نہ سکیں۔

پاکستانی حکومت اور وہاں کی کسی بھی سیاسی پارٹی کو آج تک یہ توفیق نصیب نہیں ہو سکی کہ وہ مسجد شہید کرنے والوں کی مذمت میں ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نکال سکے۔ کاش وہ ہندوستان کی حکومت سے ہی سبق سیکھتے کہ کس طرح یہاں ہر حکومت نے تمام سیاسی پارٹیوں نے اور کثیر اخبارات نے بابری مسجد شہید کرنے والوں کی سخت مذمت کی تھی۔

جب چہرے مسخ ہو جائیں، خیالات فاسد ہو جائیں اور علماء اس زمین پر بدترین مخلوق بن جائیں تو پھر ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کا مقدمہ صرف اور صرف خدا کی عدالت میں ہے۔ وہ احکم الحاکمین ماضی کی طرح اب بھی اپنا فیصلہ ضرور سنائے گا۔

درخواستِ دعا

قادیان ۸ر اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ تا حال حیدر آباد میں مقیم ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن ہو چکا ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ادارہ)

C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
باٹی پولیمرز
کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206

منقولات

کنواریاں مذہبی جیل میں

اشتیاق احمد

ڈیرہ جمن شاہ (پاکستان) کے احاطے میں قید دو صد نوجوان لڑکیاں مسیح کے پہنچنے اور اُن سے شادی کرنے کا انتظار کر رہی ہیں۔ ان کو اپنی بقیہ زندگی انتظار کی حالت میں ہی گزارنی ہے۔ دریائے انڈس کے مشرقی کنارے پر جمن شاہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہ قصبہ ڈیرہ غازی خاں ڈویژن کے لیہ شہر سے بمشکل ۳۰۵ کلومیٹر دُور ہے۔ یہ متعلقہ ڈیرہ جو پہلے ایک جاگیر تھی اب ایک "پاک" جگہ میں تبدیل ہو گیا ہے جو شہر کے وسط میں قائم ہے اسے دو اشخاص جعفر شاہ اور اس کے والد طالب شاہ چلاتے ہیں۔

جب لڑکیاں بلوغت کی عُمر کو پہنچتی ہیں تو اُن کے والدین یا بزرگ ان کو وقف کی رُو سے طالب شاہ اور جعفر شاہ کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ایک بار جب ایک لڑکی ڈیرے میں پہنچ جاتی ہے تو اس کو تاحیات امام مہدی اور مسیحا کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ جو اِس ڈیرہ کو چلاتے ہیں اور وہ جو اپنی بیٹیوں کو وہاں بھیجتے ہیں یہ پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایک دن امام مہدی آسمان سے زمین پر اُترے گا اور اس دُنیا کی اصلاح کرے گا اور وہ یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ اس کی آمد سے ان کی بیٹیوں کی خواہشیں حقیقت میں بدل جائیں گی۔ ان والدین اور بزرگاں کی اکثریت جنہوں نے اپنی بیٹیوں یا جوان لڑکیوں کو اِس ڈیرہ کے حوالے کیا ہے وہ ہیں جو کہ اقتصادی طور پر اپنی لڑکیوں کی شادی کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ بہت زیادہ غریب ہیں وہ اَن پڑھ بھی ہیں اور وہ قسمت پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ ان میں سے اکثر سرائیکی خطے کے خان۔ ملک اور سرداروں کے مزارعین ہیں۔ اور دریائے انڈس کے نشیبی علاقے کچھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ ایمان رکھا جاتا ہے کہ امام صرف ان عورتوں سے شادی کرے گا جو کہ اپنی ذات کی قُربانی دیتی ہیں۔ اس لئے کئی سالوں سے دو صد کے قریب کنواریاں ڈیرہ جعفر شاہ اور طالب شاہ میں یہ قربانی دے رہی ہیں۔ دن رات وہ اس ڈیرہ کی چار دیواری میں قید رہتی ہیں۔ باہر کے لوگ ان تک نہیں پہنچتے اِس لئے ان کو باقی دنیا سے مکمل طور پر الگ تھلگ رہنا پڑتا ہے۔

اِس ڈیرہ میں جو عورتیں قید ہیں ان کی عمر ۱۵ سے چالیس سال کے درمیان ہے۔ دو صد تک بتائی گئی ان کی تعداد ایک محتاط اندازہ ہے۔ بعض کے نزدیک وہ پانچصد سے بھی زائد ہیں۔ ان کی تصویر کشی ایک ناممکن کام ہے۔ ڈیرہ کے اندر وہ صرف عبادت کرتی ہیں۔ اور امام مہدی کی منتظر بیٹھی ہیں۔ اور یہ دونوں شاہ جو ڈیرہ کے نگران ہیں اس علاقے میں ان کا بہت زیادہ اثر و رسوخ ہے۔ وہ ایکڑوں ایکڑ زمین کے مالک ہیں۔ اور کاروں پر گھومتے ہیں۔ وقت کے ساتھ یہ ڈیرہ بدنامی کی طرف مائل ہے۔ علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگ اس ڈیرہ کے اندر جو کچھ چل رہا ہے اس کے شدید خلاف ہیں۔ یہ ڈیرہ اگرچہ بُرے کاموں کا مرکز ہے لیکن اس ڈیرہ کے مالکوں کے خلاف کُھلے عام بولنے کا کسی میں بھی حوصلہ نہیں۔ علاقے کے لوگوں کے نزدیک جو کچھ اس ڈیرہ میں ہو رہا ہے وہ انسانیت کے خلاف ایک جُرم ہے۔ بہرحال چند لوگ ہی اس کے مالکوں کے خلاف آواز اُٹھاتے ہیں اور وہ بھی بڑے محتاط طریقے سے۔ (دی نیشن لاہور)

THE PIONEER NEW DELHI 4/9/94

چندہ تحریکِ جدید — خصوصی توجّہ کی ضرورت ہے

تحریکِ جدید کا سالِ رواں ۱۹۹۳-۹۴ء ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ یکم نومبر ۱۹۹۴ء سے تحریکِ جدید کا نیا سال شروع ہوگا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریکِ جدید کے نئے سال کا آغاز فرمائیں گے۔ اس سے قبل حضور انور کی خدمت اقدس میں جماعتوں کے وعدہ جات اور وصولی کی رپورٹ بغرضِ دعا و ملاحظہ بھجوائی جاتی ہے۔ اِس لئے جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریان پوزیشن کا جائزہ لیکر اس کی رپورٹ دفتر تحریکِ جدید میں بھجوائیں تاکہ بھارت کی جماعتوں کی یکجائی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں بھجوائی جا سکے۔ اِس امر کی کوشش کی جائے کہ کسی فردِ جماعت کے ذمہ سالِ رواں کا بقایا نہ رہے۔ اور آپ کی جماعت سے سو فیصد ادائیگی کی رپورٹ موصول ہو۔ نیز تحریکِ جدید کے وسیع کاموں اور ضروریات کے پیشِ نظر ہر فردِ جماعت سے نئے سال کا وعدہ نمایاں اور معیاری اضافہ سے حاصل کر کے اس کی مکمل فہرست بھی اوّلین وقت میں دفتر تحریکِ جدید میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور جملہ احباب جماعت کے ایمان و اخلاص اور اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے (آمین)۔

وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید قادیان

قطعات

(۱)

تیرے پیارے خلیفہ کی دُعاؤں کا اثر دیکھا
اسیروں کے سروں سے ٹل گیا اک موت کا سایا
رہائی پا کے وہ لوٹے گھروں کو خندہ و شاداں
خدایا تیری قُدرت کا عجب ہم نے نشاں دیکھا

(۲)

ہر اک طاقت کا مالک ہے خدائے قادرِ مطلق
اگر چاہے وہ مظلوموں کو بخشے تاجِ سُلطانی
اگر چاہے وہ شاہوں کو گرا دے آنِ واحد میں
رلا دے خاک میں عزت اُڑا دے تاجِ سُلطانی

خواجہ عبدالمومن۔ اوسلو۔ ناروے

حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی طرف سے تجویز کردہ ہومیو پیتھک نسخہ طاعون

دوائی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کی بھی ضرورت ہے

M.T.A. (مُسلم ٹیلیویژن احمدیہ)۔ امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے پلیگ کی وباء سے محفوظ رہنے کے لئے ہومیو پیتھک دوائی کا ایک نسخہ مُسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے ذریعہ نوٹ کروایا ہے:-

(۱)— SULPHER 1M (سلفر) ایک ہزار طاقت میں
پہلے ہفتہ میں ایک خوراک۔

(۲)— MERC. SOL 1M (مرک سال) ایک ہزار طاقت میں
دوسرے ہفتہ میں ایک خوراک۔

اسی طرح دُہراتے رہیں۔

ایک وضاحت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ طاعون کا تجربہ ہمارے علم میں نہیں ہے۔ جو علاج تجویز کیا گیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ رُوحانی طور پر معلوم ہونے والے طریقہ علاج کے پیشِ نظر تجویز کیا گیا ہے۔ اس طریقہ علاج کا تجربہ کرنا مقصود ہے اور یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ علاج کارگر ہوتا ہے کہ نہیں۔ کیونکہ اس طاعون کے متعلق کوئی الہامی خبر نہیں کہ احمدی بچائے جائیں گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ دُعا کے ساتھ ساتھ یہ نسخہ بھی استعمال کر کے دیکھا جائے۔ تاہم ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ سو سال پہلے کے طاعون کی طرح اِسے بھی احمدیت کی سچائی کا نشان بنا دے۔ اس توقع اور اُمید کے ساتھ اور عاجزانہ دُعاؤں کی تاکید کے ساتھ کثرت سے لوگوں کو متنبہ کیا جائے اور ان کی بھلائی کے لئے انہیں یہ بتایا جائے — جنہیں طاعون ہو چکا ہو انہیں روزانہ ایک ایک خوراک باری باری دی جائے یعنی ایک دوائی آج تو دوسری کل۔ جن کو نہیں ہوئی وہ احتیاطی تدبیر کے طور پر حسبِ سابق طریق کے مطابق ہفتہ وار کھاتے رہیں۔

(ناظر اُمورِ عامّہ قادیان)

साप्ताहिक 'बदर'
क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :
मुहम्मद नसीम ख़ान

हिन्दी भाग | वर्ष 1 | 13 अक्तूबर 1994 | अंक 6

कुर्आन शरीफ़

पवित्र संदेश

उस व्यक्ति से बढ़कर किस की बात अच्छी होगी जो लोगों को अल्लाह की ओर बुलाता है तथा अपने ईमान के अनुकूल कर्म करता है और कहता है कि मैं तो आज्ञा पालन करने वालों में से हूं।

और पुण्य एवं पाप बरावर नहीं हो सकते। तू बुराई का उत्तर बहुत अच्छे व्यवहार से दो। इसका परिणाम यह निकलेगा कि वह व्यक्ति जिसके और तेरे बीच शत्रुता पाई जाती है, तेरे अच्छे व्यवहार को देखकर तेरा हार्दिक मित्र बन जाएगा। और (अत्याचार सहन करने पर भी) ईस (प्रकार के व्यवहार करने) का सामर्थ्य केवल उन्हीं लोगों को मिलता है जो बड़े धैर्यवान हैं या फिर उन्हें जिन्हें (अल्लाह की ओर से परोपकार करने का) एक बहुत बड़ा हिस्सा मिला है।

(हा-मीम अल-सजदः ; 34-36)

"तुम्हें सच पर क़ायम रहना चाहिए"

हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम की पवित्र शिक्षा

"तुम्हें सच पर क़ायम रहना चाहिए क्योंकि सच नेकी की राह बताता है और नेकी स्वर्ग की ओर ले जाती है। मनुष्य सच बोलता है और सच बोलने की कोशिश करता है यहां तक कि वह अल्लाह के पास 'सिद्दीक़' (अर्थात बहुत सच बोलने वाला) लिखा जाता है और तुम्हें झूठ बोलने से बचना चाहिए क्योंकि झूठ बुराईयों की ओर ले जाता है और बुराईयां नर्क की ओर ले जाती हैं। एक व्यक्ति झूठ बोलता है और उसे झूठ की लत पड़ जाती है यहां तक कि वह अल्लाह के पास 'कज़्ज़ाब' (बहुत झूठ बोलने वाला) लिखा जाता है।"

(मुस्लिम शरीफ़)

'ईमान को नष्ट कर देने वाली बुराई'

हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद मसीह मौऊद अलैहिस्सलाम फ़र्माते हैं:

"मैं सच कहता हूं कि दूसरों के प्रति कुविचार (बदज़न्नी) ऐसा भयंकर रोग है जो मनुष्य के ईमान को नष्ट कर देता है और श्रद्धा और सत्य मार्ग से पथ भ्रष्ट करके दूर फेंक देता है और मित्रों को शत्रु बना देता है। सिद्दीक़ों (सत्यव्रतियों) की विशेषताएं प्राप्त करने के लिए आवश्यक है कि मनुष्य दूसरों के प्रति कुविचार से बचे। यदि किसी के सम्बन्ध में कोई दूषित विचार पैदा हो तो अत्यधिक इस्तिग़फ़ार (ईश्वर से क्षमा-याचना) करें तथा ख़ुदा से दुआएं करें ताकि उस पाप और उसके दुष्परिणाम से बच जाये जो कुविचार के पीछे आने वाला है। उसको कभी साधारण वस्तु नहीं समझना चाहिए। यह अति भयंकर रोग है जिस से मनुष्य का शीघ्र ही सर्वनाश हो जाता है।"

(मलफ़ूज़ात भाग-1, पृष्ठ 372)

जमाअत अहमदिय्या की ओर से मुफ्त नेत्र कैम्प।

9 सितम्बर को बुढ़ानपुर, सीतापुर-यू.पी. और मोहीउद्दीन पुर में लखनऊ से आए अहमदी डाक्टरों के एक दल ने आंखों की मुफ्त जांच और इलाज किया जिससे जहां के लोगों ने भरपूर लाभ उठाया। इस दल में लखनऊ के श्री चौधरी नसीम अहमद साहब, डा० आफ़ाक़ अहमद डा० इश्तयाक़ अहमद साहब, व डा० मुश्ताक़ अहमद साहब शामिल थे। इस अवसर पर यासीन साहब, अली हसन [illegible] प्रधान शहज़ाद अहमद साहब ने भरपूर स[illegible]त दिया।

कलाम

हज़रत मिर्ज़ा बशीरुद्दीन महमूद अहमद साहिब रज़ियल्लाहो तआला अनहो :

बढ़ती रहे ख़ुदा की मोहब्बत ख़ुदा करे।
हासिल हो तुमको दीद की लज़्ज़त ख़ुदा करे॥
तौहीद की हो लब पे शहादत ख़ुदा करे।
ईमान की हो दिल में हलावत ख़ुदा करे॥
पड़ जाए ऐसी नेकी की आदत ख़ुदा करे।
सरज़द न हो कोई भी शरारत ख़ुदा करे।
हाकिम रहे दिलों पे शरीअत ख़ुदा करे।
हासिल हो मुस्तफ़ा की रिफ़ाक़त ख़ुदा करे॥
मिल जाए तुमको दीन की दौलत ख़ुदा करे।
चमके फ़लक पे तारा-ए-क़िस्मत ख़ुदा करे॥
टल जाए जो भी आए मुसीबत ख़ुदा करे।
पहुंचे न तुम को कोई अज़ीय्यत ख़ुदा करे।
मन्ज़ूर हो तुम्हारी इताअत ख़ुदा करे।
मक़बूल हो तुम्हारी इबादत ख़ुदा करे॥
सुन ले निदाए हक़ को यह उम्मत ख़ुदा करे।
पकड़े बज़ोर दामने मिल्लत ख़ुदा करे॥
राज़ी रहो ख़ुदा की क़ज़ा पर हमेशा तुम।
लब पर न आए हर्फ़-ए-शिकायत ख़ुदा करे॥
बदियों से पहलू अपना बचाते रहो मुदाम।
तक़्वा की राहें तय हों बउजलत ख़ुदा करे॥
सुनने लगे वह बात तुम्हारी बज़ौक़ शौक़।
दुनिया के दिल से दूर हो नफ़रत ख़ुदा करे॥
फैलाओ सब जहां में क़ौले रसूल को।
हासिल हो शर्क़ो ग़र्ब में सतवत ख़ुदा करे॥
उठता रहे तरक़्क़ी की जानिब क़दम हमेश।
टूटे कभी तुम्हारी न हिम्मत ख़ुदा करे॥
तब्लीग़ दीनों नश्रो हिदायत के काम पर।
मायल रहे तुम्हारी तबीयत ख़ुदा करे॥
साया फ़गन रहे वह तुम्हारे वजूद पर।
शामिल रहे ख़ुदा की इनायत ख़ुदा करे॥
ज़िन्दा रहें उलूम तुम्हारे जहान में।
पायन्दा हो तुम्हारी लियाक़त ख़ुदा करे॥
हर ग़म पर फ़रिश्तों का लश्कर हो साथ-साथ।
हर मुल्क में तुम्हारी हिफ़ाज़त ख़ुदा करे॥
कुर्आने पाक हाथ में हो दिल में नूर हो।
मिल जाए मोमिनों की फ़िरासत ख़ुदा करे॥
दज्जाल के बिछाए हुए जाल तोड़ दो।
हासिल हो तुम को ऐसी ज़हानत ख़ुदा करे॥
बतहा की वादियों से जो निकला था आफ़ताब।
बढ़ता रहे वह नूरे नबुव्वत ख़ुदा करे॥
क़ायम हो फिर से हुक्मे मुहम्मद जहान में।
जाया न हो तुम्हारी यह मेहनत ख़ुदा करे॥
तुम हो ख़ुदा के साथ ख़ुदा हो तुम्हारे साथ।
हूं तुम से ऐसे वक़्त में रुख़सत ख़ुदा करे॥
इक वक़्त आएगा कि कहेंगे तमाम लोग।
मिल्लत के इस फ़िदाई पे रहमत ख़ुदा करे॥

(दैनिक अलफ़ज़ल रबवह. 1 जनवरी सन् 1955 ई०)

सारांश खुतबा जुमअ दिनांक 23 सितम्बर, 1994 स्थान मस्जिद बैतुल हमीद लासएंजलस (अमरीका)

दुश्चरित्र व्यक्ति की समाज में तो क्या अपने घर में भी इज्ज़त नहीं होती।

वह अपने बच्चों के लिए चाहे महल ही क्यों न खड़े कर दे उसकी पत्नी तथा बच्चों को उससे कोई प्यार न होगा।

हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद इमाम जमाअत अहमदिय्या

लन्दन 30 सितम्बर (ऐम.टी.ऐ.)-आज भारतीय समय अनुसार ठीक साढे छः बजे सैय्यदना हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब का ख़ुतबा प्रसारित किया गया।

हुज़ूर ने फ़र्माया, "पिछले कुछ ख़ुतबात में उस उत्तम आचरण पर ख़ुत्बे दे रहा हूं जिस की इस्लाम मुस्लमानों से आशा रखता है। हर धर्म का सार यही है कि अल्लाहताला से अच्छा सम्बन्ध हो तथा उसके बन्दों से अच्छा सम्बन्ध हो बन्दों से जो सम्बन्ध है वह हम सब के सामने है अल्लाहताला से जो सम्बन्ध है वह सीधा दिखाई नहीं देता इसलिए वहां सिर्फ दावे ही दावे रह जाते हैं। परन्तु अगर कोई धर्म यह दावा करे कि हम उत्तम चरित्र की स्थापना के लिए पैदा किए गऐ हैं। तथा इसलिए आए हैं कि मानव के आपसी सम्बन्धों को व्यवस्थित करें तो यह एक ऐसा दावा है कि इस के द्वारा धर्मों की पहचान सरल हो जाती है।"

हुज़ूर ने फ़र्माया "अगर जनमदाता से प्यार का दावा है तो उस के द्वारा बनाई गई वस्तु से भी अवश्य प्यार होना चाहिए अगर किसी को कलाकार से प्रेम हो तो वह उसकी कला से प्रेम के परिणाम स्वरुप ही होता है। हुज़ूर ने फ़र्माया उत्तम चरित्र एक ऐसी चीज़ है जिसके परिणाम स्वरुप व्यक्तिगत सम्बन्ध बढता है तथा गहरा होता जाता है दुश्चरित्र व्यक्ति एक ऐसी बुरी चीज़ है जिसकी अपने घर में भी इज़्ज़त नहीं होती चाहे कोई व्यक्ति कितना ही अमीर क्यों न हों तथा अपने बच्चों के लिए चाहे महल ही क्यों न खड़े कर दे अगर वह दुश्चरित्र है तो उसके बच्चों को उससे प्यार नहीं होगा। अगर वह बदतमीज़ है तो उसकी पत्नी भी उसके उपकार को नहीं मानेगी हमेशा नाराज़ रहेगी। हुज़ूर ने फ़र्माया दुश्चरित्रता घर में भी सब उपकारों को नष्ट कर देती है ऐसी दुश्चरित्रता जिसके परिणाम स्वरुप दुश्चरित्र को सोसाईटी में कोई स्थान नहीं मिलता ऐसे व्यक्ति के बारे में यह सोचना कि अल्लाह के दरबार में वह उच्च स्थान पर होगा बहुत बड़ी मूर्ख़ता है। इसका अर्थ यह है कि यह लोग अल्लाहतआला से ग़लत आशाएं लगाए रखते हैं। जो समझते है कि उनके अपने आचरण तो ऐसे हैं कि एक सोसाईटी तो उन्हें धिक्कारती है मगर अल्लाहतआला को उससे फ़र्क नहीं पड़ता। वह यह समझते है कि कैसा ही दुश्चरित्र, बदतमीज़ तथा असभ्य व्यक्ति हो वह अगर नमाज़ें पढ़ता है तो अल्लाहताला के समीप है यह विचार बहुत ही बेवक़ूफ़ी का है।"

हुज़ूर ने फ़र्माया "अल्लाहताला ने इन्सान को अपने चरित्र पर पैदा किया है इसलिए हर अच्छे चरित्र के रिश्ते में आप अल्लाहताला के चरित्र की पहचान कर सकते हैं तथा चरित्र की पहचान के बिना दोसती नहीं बढ़ सकती इसलिए अल्लाहताला के चरित्र को जाने बिना अगर आप समझें कि आप उसको मात्र उपासना के द्वारा ख़ुश कर लेंगे तो यह आपकी सब से बड़ी भूल है।

हुज़ूर ने फ़र्माया "उत्तम चरित्र एक अमूल्य वस्तु है। वह धर्म जो अपने मानने वालों में उत्तम चरित्र पैदा नहीं कर सकता चाहे वह करोड़ों दावे करे परन्तु वह झूठा है।"

हुज़ूर ने फ़र्माया "अपने उत्तम चरित्र की रक्षा करें अगर आप ऐसा करेंगे तो यह अहमदियत की सच्चाई का एक जीवित प्रतीक होगा तथा सच्चाई का एक जिन्दा सबूत होगा और अगर आपको यह सबूत मिल जाए तो निसन्देह यदि विश्व के हज़ारों मौलवी भी आप को गालियां दे परन्तु दुनिया उनकी नहीं मानेगी बल्कि आपके अच्छे चरित्रों को मानेगी।"

हुज़ूर ने कहा "वह जो विश्व में प्रचार करते हैं तथा जिन्हें प्रचार के लिए स्थापित किया गया है उन के उत्तम चरित्र का प्रारम्भ अपने घर से होता है फिर घर से निकल कर धीरे-धीरे दुनिया पर छा जाते हैं। इसलिए हज़रत मुहम्मद सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम ने फ़र्माया कि तुम में से सब से अच्छा वह है जो अपने परिवार के लिए अच्छा है तथा मैं अपने परिवार के लिए तुम सब से अच्छा हूं हुज़ूर ने फ़र्माया "आहज़रत सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम ने अपने घर में जो आम चरित्र का नमूना दिखाया है उसका कोई उदाहरण विश्व में नहीं मिलता।"

हुज़ूर ने फ़र्माया "शुभ कर्मों की यात्रा घर से शुरु होती है। परन्तु घर वालों के अतिरिक्त आपके समीप भी लोग रहते है जिन से व्यापारिक सम्बन्ध हैं या बहन-भाई के जब बटवारे का समय आता है तो ऐसे अवसर पर जब कि व्यक्ति के चरित्र व अन्दरूने की परीक्षा होती है, व्यक्ति पहचाना जाता है कि आम अवसर पर उसकी नियत कैसी थी और उसका वास्तविक रुप कैसा है।"

हुज़ूर ने फ़र्माया "व्यक्तिगत सम्बन्धों के जो घेरे हैं इनके पीछे कुछ नियतें हैं वह प्रतिदिन चाहे न दिखाई दें परन्तु जीवन में कुछ अवसर ऐसे आते हैं कि वह नियतें अच्छी तरह खुल कर सामने आ जाती हैं। ऐसे अवसर पर व्यक्ति पहचाना जाता है।"

हुज़ूर ने फ़र्माया "वह धर्म जो ऐसे व्यक्ति पैदा करे जिन के जीवन का हर हिस्सा उत्तम हो, जिन का बाहर व भीतर दोनों साफ़ और सुथरा हो जिनके मित्रों से सम्बन्ध, व्यवहारिक सम्बन्ध तथा राजनीतिक सम्बन्ध सराहनीय हों तथा किसी परीक्षा के समय उन के भीतर दबी हुई गंदगी उछल कर बाहर न आए बल्कि परीक्षा के समय पहले से कहीं अधिक चमक हो तो ऐसा धर्म सच्चा धर्म है।"

हुज़ूर ने फ़र्माया "जब मैं आपको चरित्रवान देखना चाहता हूं तो अपनी दृष्टि से नहीं अपितु हज़रत मुहम्मद सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम की नज़र से चरित्रवान देखना चाहता हूं।"

हज़रत मुहम्मद सल्लल्लाहो अलैहि वसलम की शिक्षाओं को ठहर कर गहरी नज़र से देखें और उनको अपने जीवन के साथ जोड़ने का प्रयास करें फिर आप देखेंगे कि आप के अन्दर प्रतिदिन पवित्र बदलाव होने शुरु होंगे। अल्लाहताला हमें ऐसा करने की क्षमता प्रदान करें – (आमीन)

For Dollo Supreme
CTC TEA
In 100 & 200 Gms. Pouches
Contact : Tass & Company
P-48 Princep Street, Calcutta-700072
Phones : 263287, 279302

लेदर बेल्ट, बैग, जैकेट व बेल्ट आदि के उत्तम निर्माता
M/s निशा लेदर
19 ए, जवाहरलाल नेहरु रोड, कलकत्ता-700031